رسوم ہند

قصہ خوشحال چند وغیرہ

سنہ ۱۸۶۹ء

مطبع سرکاری مین چھپا

خوشحال چند اور ہیرا دولت رام اور مونگا کروڑی مل اور گنگی کا قصہ

جو عبارت مصنف نے اپنے محاورے کے موافق لکھی ہے اُسکے پہلے م ہے
اور جو غیر کی گفتگو کے مطابق لکھی ہے اُسکے شروع میں غ ہے

کہتے ہیں کہ شہر دہلی میں ایک بنیا نہال چند نامی تھا وہ اور
اُسکا بیٹا خوشحال چند دونو ملکر گزارہ کرتے تھے اور مفلسی کے ہاتھ سے
اِسقدر تنگ آگئے تھے کہ ایک وقت کی روٹی بھی اُنہیں بڑی
مشکل سے مُیسَر آتی تھی خوشحال چند کی بیوی ہیرا کے پاس زیور
کا تو کیا ذکر ہے نام کو تانبے کا چھلا بھی نہ تھا اُس کا لڑکا دولت رام
گلیوں میں اس طرح پھرا کرتا تھا جیسے کسی فقیر کا لڑکا ہوتا ہے
اور گھر کا یہہ حال تہا کہ قید خانے کی کوٹھڑی بھی اُس سے بہتر
ہوتی ہے یہہ مکان جس میں ایک چھوٹا سا دالان اور اُسکے اندر ایک

کوٹھڑی تھی آٹھ آنے کرایے کو لے رکھا تھا اور اُس میں بڑی
دقت سے گزارہ ہوتا تھا نہال چند بڑھاپے کے سبب سے اِسقدر
ناطاقت ہو گیا تھا کہ اُس سے کسی طرح کی محنت نہو سکتی تھی مگر پھر
بھی ہمّت کر کے ہر روز صبح کے وقت لاٹھی لے جمنا پر جاتا وہاں
ہمیشہ عورتوں اور مردوں کا ایک جگھٹا لگا رہتا ہے یہہ بھی اُن سے
باتونمیں مشغول ہو جاتا پھر کپڑے اُتار ڈبکی لگا سورج کو جل چڑھاتا
اور جپ کرتا وہاں بعض آدمی اُس سے کہتے ع نہال چند جی
تم جمنا جیکی کبھی ناغہ نہیں کرتے چاہو مینہہ برسو چاہو اندھی چلو
جاڑا گرمی سب یکساں ہے تمکو ضرور جمنا جی تار دینگی م وہ اِسکے
جواب میں کہتا ع مہاراج ہماری کیا سامرتھ ہے یہہ تو کچھ جمنا
جی ہی کی کرپا ہے جو روز اپنے درشن دیدیں ہیں م وہ کہتے
ع ہاں صاحب اگلے وقت کے آدمیوں کی اگلی ہی سی باتیں
ہیں شاباش + ہے آپکو جو اس عمر میں چلے آؤ ہو +
م خوشحال چند کا یہہ معمول تھا کہ ہر روز صبح اٹھتا اور لوٹا ڈوری لے

+ صحیح لفظ شادباش ہے اُسکا مختصر شاباش ہوا پھر عوام نے بگاڑ کر شابش بنالیا ۔

کوئیں پر جاتا دو چار لوٹے کھینچ اپنے اوپر ڈال لیتا پھر سارا بدن
بھیگتا یا نہ بھیگتا مگر وہ دھوتی بدلکر کچھ پوجا کرتا اور سورج کو جل
چڑھا کوئیں کے برابر شوالے پر جاتا اول سب مورتوں پر تھوڑا تھوڑا
سا پانی ڈالتا پھر مہادیو کی مورت کے آگے ہاتھ جوڑ کر ہو بیٹھتا اور
کہتا ع ہے بھولے ایسی کرپا کرو جو یہہ دِلدّر دور ہو مَ پھر نہا دھو
اپنے گھر آتا اور کمری ٹوپی پہن کوڑی پیسونکی تھیلی کندھے پر
ڈال بازار کو چلا جاتا اور حلوائیون پنواڑیوں اور اَور دکاندارو
سے کوڑیاں پیسے لیتا اور صرافونکے ہاتھ کچھ کمی پر بیچ ڈالتا
اِسکام میں دو چار آنے روز اُسکے ہاتھ لگ جاتے دوپہر کو پھرتا
پھراتا اپنے گھر آتا اِس عرصے میں اُسکی بیوی بھی نہا دھو کر روٹی
پکا رکھتی پہلے اپنے سُسرے اور بیٹے کو کھلاتی اور پھر خوشحالچند
کو دیتی جب وہ کھا پی کر بازار کو چلا جاتا تو آپ کھاتی ایک روز
رات کی وقت خوشحال چند بازار سے اپنے گھر آکر اُداس سا ہو
بیٹھا نہال چند نے پوچھا ع کہو بیٹا آج سست کیوں ہو مَ
وہ بولا ع لالہ جی کیا بتاؤں تمام دِن پھرا کوڑی ہاتھ نہ آئی بھگوان

کیونکر بیڑا پار کرینگے لڑکا بیاہنے کو بیٹھا ہے کوڑی پاس نہیں
برادری میں ہمیں کون پوچھے ہے دولت والے کی سب خاطر کریں
ہیں مفلس سے کوئی یہہ بھی نہیں پوچھتا کہ تو کدہر بستا ہے دو چار
آنے روز آ گئے تو کیا ہوا اِسمیں تو اچھی طرح پیٹ بھی نہیں بھرتا م
اُسکا باپ بولا غ بھائی گھبرا مت بھگوان میں سب سامرتھ ہے
جب وہ دینے پر آتے ہیں تو چھپّر پھاڑ کر دیتے ہیں جو پہلے سے دُن
نرہے تو یہہ کیا ہمیشہ رہینگے بھگوان مہاراج مالک ہے م اِس قسم کی باتیں
تھوڑی دیر تک انمیں ہوتی رہیں پھر خوشحال چند اور اُسکا بیٹا اور بیوی
سب کے سب اندر کوٹھڑی میں جا سوئے اور نہالچند دالان میں زمین
پر کپڑا بچھا کر پڑ رہا +

جب صبح ہوئی اور خوشحال چند معمول کے مُوافق کوئیں پر گیا
تو دیکھا کہ کوئی موٹا سا آدمی کوئیں کی مینڈ پر کھڑا ہے ایک کہار پانی
بھر کر اُسکو نہلاتا جاتا ہے اور دوسرا اُسکا بدن مل رہا ہے خوشحال چند
تھوڑی دیر تک تو اُسکی طرف دیکھتا رہا مگر پھر دل میں کہنے لگا غ ہو
نہو یہہ تو وہی آدمی ہے جو چار برس پہلے اِس محلّے میں رہتا تھا

اور دوالا نکال کر یہانسے بھاگ گیا اب تو اسکے بڑے امیری کے
ٹھاٹھہ ہیں بھگوان جانے کہانسے دولت لوٹ لایا م آخر اُسسے پوچھا غ
کہو لالہ صاحب کہاں تھے م اُسنے جواب دیا غ بھائی میں انبالے
میں کمسریٹ گماشتہ ہوں یہانسے جاکر وہاں نوکر ہو گیا تھا کہو تمہارے
لالہ جی اچھے ہیں اور تم کیا کرتے ہو م خوشحال چند بولا غ تمہاری
مہربانی سے سب اچھے ہیں میں وہی کوڑی پیسونکا بیوپار کرتا ہوں
دو چار آنے روز ہاتھہ آجاتے ہیں پر اُس میں کچھہ اچھی طرح گزران
نہیں ہوتی جو انبالے میں کوئی کام نکلے تو ہمیں یاد رکھنا م اُسنے
کہا غ ہمارے ہاں کئی ڈنڈی دار درکار ہیں جو تمہارا جی چاہے
تو ہمارے ساتھہ چلے چلو سات روپے مہینا تمکو ملے گا اور جو اوپر سے
ملجائے وہ تمہارا بھاگ م خوشحال چند بولا غ واہ مہاراج ایسی نوکری
کہاں ملے ہے جو ایسا کرو تو جانے سات روپے مہینا اپنے پاس
سے دو دو روپے میں کھاؤنگا اور پانچ روپے مہینے کے مہینے
گھر بھیجا رہونگا بلا سے اگر کچھہ فائدہ نہوگا تو بھی اِس کتے خسی سے
تو لاکھہ درجے بہتر ہے م گماشتہ نے کہا غ تو بس تیار ہو جاؤ ہم

پرسوں یہاں سے جائینگے م خوشحال چند کوئیں پر سے نہا دھو
اپنے گھر آیا اور اِس اَمر کا منتظر رہا کہ کب لالہ جمنا سے آویں اَور
اُنسے یہہ حال کہوں اُسکی جورو نے جب دیکھا کہ وہ اُس روز
معمول کے موافق بازار نہیں گیا تو کہنے لگی غ آج تو بازار کیوں
نہیں جاتا نِٹھلّا پھرتا پھرے ہے م وہ بولا غ ابتو ہم اپنا لے
جائینگے یہاں اچھا روزگار نہیں ہوتا م بیر نے کہا غ ہاں
جانے چلا ہی تو ہے کہا باپ کی سوں م اتنے میں نہال چند جمنا سے
بغلیں دھوتی مارے ہوئے آپہنچا خوشحال چند نے ساری
حقیقت اُسکے روبرو بیان کی وہ بولا غ نہ بھائی میں باہر نہیں جاؤں
روکھی سوکھی جیسی ملے اپنے کنبے میں بیٹھ کر کھاسیئے۔ بھلا تو وہاں
جائیگا ہماری آتما یہاں کلپا کریگی گھر میں تیرے سوا کوئی ایسا
نہیں جو چار پیسے کا سودا بھی لا رکھے ہم کِس کِس کی خوشامد کیا
کریں گے لڑکا تجھ بن کیونکر رہیگا ہمارا دباؤ مانتا نہیں کچھ
تو ابتر ہی ہے اور بھی ابتر ہو جائیگا م خوشحال چند نے
کہا غ لالہ جی ابتو جانے ہے دو سات روپے میں تمکو دیجاؤں ہوں

اور پانچ روپے مہینے کے مہینے بھیجتا رہونگا ۔ اسکی جورو پیر اچکے سے بولی کہ بھلا تجھے مجھ سے تو کچھ محبت نہیں ہے پر اپنے بڈھے باپ کو چھوڑکر کہاں جائے ہے ۔ وہ بولا کہ عورت کی مت گدی پیچھے ہوتی ہے تو نہیں جانتی مُدّت پیچھے دن پھرے ہیں گھر آئی لچھمی کو لات مارنا اچھا نہیں ہوتا اور اِسمیں کیا ہے جو میں وہاں اپنا کچھ سوجھتا نہ دیکھونگا تو پھر چلا آونگا

۔ اِسطرح کی باتیں بنا کر اسنے اپنے باپ اور بیوی کو راضی کرلیا اور جب چلنے لگا تو اُسکے باپ نے ایک تھالی میں کچھ لڈو ایک ناریل اور ایک روپیہ رکھکر اول اوسکے ماتھے پر رولی سے ٹیکا لگایا اور پھر روپیہ اور ساری چیزیں اُسکے پلے میں ڈالکر بولا کہ بھگوان تیری کمائی میں برکت کرے اور جلدی تیری صورت دکھاوے ۔ یہہ کہکر رخصت کیا اور خود بھی تھوڑی دور تک پہنچانے گیا خوشحال چند نے چلتے وقت اپنے لڑکے کے ہاتھ پر ایک ٹکا رکھدیا اور کہا کہ بھائی دیکھ جو لالہ جی کہیں سو کیجیو اور گلیوں میں لڑکوں کے ساتھ کھیلتا نہ پھریو ۔ جب وہ اپنا لے پہنچا

تو گماشتے نے اُسے پلٹن کے راشن[1] تولنے پر مقرر کیا یہہ ہر روز
پلٹن پر جاتا اور راشن تول کر چلا آتا کچھہ دنوں تک تو ایمانداری
سے کام کرتا رہا پھر ایک روز اُس گماشتے کے ایک نوکر نے
جو بڑا چالاک تھا خوشحال چند سے کہا کہ لالہ جو اسطرح منہہ میں
سونا[2] ڈالکر بیٹھو گے تو آے کمسریٹ میں بھائی یہاں روز وارے
نیارے ہوتے ہیں سات روپلڑی[3] میں کیا ہوتا ہے کیا ننگی نہائیگی
کیا نچوڑیگی کیا کھاؤ گے اور کیا گھر بھیجو گے ۔ خوشحال چند بولا
کہ بھائی جو تو بتاوے سو کریں ۔ نوکر نے کہا کہ روز ایک
پلٹن کا راشن بانٹنے جاؤ ہو جو ہر ایک چیز میں سے تھوڑا تھوڑا بھی
بچاؤ تو دو تین روپے کا مال بچ سکے ہے اُسمیں سے دو حصے
لالہ کے سامنے لا رکھو ایک حصہ آپ بچا یا لالہ دیکھکر بڑا خوش
ہو جائینگے اور اپنا پیٹ بھی اچھی طرح بھریگا ۔ یہہ بات سنکر

---

[1] لشکر کی خوراک روزانہ کو جو کمسریٹ سے دیجاتی ہے انگریزی میں راشن (Ration) بولتے ہیں ۔

[2] بعض ہندو اپنے دانتوں میں اس خیال سے سونے کی کیلیں جڑواتے ہیں کہ سونا پاک چیز ہے اسکے منہہ میں رکھنے سے ہم سیدھی سرگ کو چلے جائینگے اور جب سونیکا یہہ رتبہ ہوا تو اسکے منہہ میں ڈالنے سے اچھا عمل کرنا مراد ہو گئی ۔

[3] روپلڑی ۔ روپے کی تحقیر کیواسطے ایک لفظ بنا لیا ہے ۔

خوشحال چند نے کہا ع بھائی یہہ تو جوتیاں کھانے کے کام ہیں
جو کسی فرنگی نے پَرَیڈ پر کم تولتے ہوئے دیکھ لیا تو بیتوں کے
مارے کھال بھی بدن پر نہیں چھوڑیگا کوئی ایسی بات بتا
جس میں سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے م نوکر نے کہا ع بس
اِس سے اچھی بات کوئی نہیں ہے ہمنے تو تیرے بھلے کی تجھسے کہدی
آگے تجھے اِختیار ہے تیرا جی چاہے کر تیرا جی چاہے نکر م خوشحال چند
یہہ بات سنکر چُپکا ہو رہا اور دل میں کہنے لگا ع بات تو اچھی
بتائی ہے سچ ہے کمسریٹ میں کون ایسا ہے جو اوپر سے نہیں
کھاتا سب کا یہی حال ہے نہیں تو یہہ لالہ اِتنے موٹے کیونکر
ہو جاتے م دوسرے روز اُسنے نوکر کے کہنے پر عمل کیا اور
آٹھ آنے بچائے پھر تو مُنہہ کو لہو لگ گیا روز پڑا جھکانے
لگا رفتہ رفتہ ٹھیکے والوں سے بھی کچھہ ماہوار ٹھیر گیا اُنہوں نے

---

† یہہ لفظ انگریزی ہے اور اصلمیں پیریڈ (Parade) ہے اور اسکے معنے یہہ ہیں قواعد کے واسطے فوج کا آراستہ ہوکر کھڑا ہونا مگر رفتہ رفتہ اِس لفظ کا اطلاق اوس میدان پر بھی ہو گیا جسپر پیریڈ ہوا کرتی ہے ۔۔

‡ یہہ مثل اوس مقام پر بولیجاتی ہے جہاں مطلب حاصل ہو جائے اور نقصان ذرا بھی نہو اور اسکے لفظی معنے یہہ ہیں کہ سانپ مر جائے اور لاٹھی نہ ٹوٹنے پائے ۔۔

بھی خیال کیا کہ اگر چار پانچ روپے مہینا اِسے پہنچتا رہیگا تو یہہ ہماری چیزیں پوری تول کر لے لیا کریگا زیادہ نہیں مانگنے کا ایسی ایسی بے ایمانیوں سے ایک سال کے بعد اُسکے پاس کھاپی کر دو سو روپے بچے اور کمسریٹ والا صاحب اُسکے کام سے اِسقدر خوش ہُوا کہ اُسے گودام* گھر کا گماشتہ مقرر کر دیا وہاں خوشحال چند نے وہ ہاتھ رنگے کہ دوسرے سال کے آخر میں چار ہزار روپے کمائے کئی من کھانڈ غائب کر کے کہدیا کہ بھڑیں کھا گئیں اور اِسی طرح اَور بھی بہت سی چیزوں میں فریب کیا

جب اُسکے پاس بہت سا روپیہ ہوگیا تو کئی دفعہ اپنی بیوی اور لڑکے کے واسطے اچھے اچھے کپڑے اور طرح طرح کے زیور بھیجے برادری میں اُنکی خاطر ہونے لگی بعض آدمیوں نے چاہا کہ اپنی لڑکیوں کی سگائی دولت رام سے کر دیں بہت سے نائی اپنے ججمانوں کی لڑکیوں کی پتریاں لیکر نہال چند

* اِس لفظ کی اصل ملک ملایا کی زبان سے متعلق ہے ۱۲

کے پاس آئے مگر دولت رام کی پتری کسی کی پتری سے مطابق نہوئی ایک دن ایک نائی کسی لڑکی کی پتری لیکر آیا اور نہال چند سے کہنے لگا رغ لو مہاراج آج میں ایک چھوری کی پتری لایا ہوں چھوری کیا ہے گلاب کا پھول ہے اور تمہارے ہی گھر جوگ ہے پر اُسکے ماباپ غریب ہیں م نہال چند نے کہا غ بھائی اِس سے کیا غرض ہے لڑکی اچھی چاہیئے کیا سمدھی کے دیئے پوری پڑے ہے جو لڑکا لڑکی کے بھاگ اچھے ہونگے تو آپ ہی اُنکے پاس دولت آجائیگی ہاں کوئی یہ نہ کہے کہ کس نیچ گھر کی لڑکی بیاہ لائے ہیں م نائی بولا غ مہاراج اِس بات سے تو خاطر جمع رکھو خاصی اگروال کی بیٹی ہے م نہال چند نے کہا غ اچھا پتری چھوڑ جا ہم برہمن کو دکھالیں م نائی پتری دیکر چلا گیا اور بیٹی والے سے جاکر کہا غ چھوری کی پتری ایسے گھر دے آیا ہوں بیٹھی راج کریگی لڑکا بھی اچھا ہے اور اُسکا دادا سگائی کرنے پر راضی ہے اور پتری بھی جُڑی جُڑائی ہے پر اُسنے کہا ہے برہمن کو دکھالیں جو سگائی ہوگئی

تو بتاؤ ہمیں کیا دوگے م وہ بولا غ بھائی چھوری کی سگائی
دس جگہہ سے پھر چکی ہے ہم چاہیں ہیں کسی اچھی گھر بیاہی جاوے
اوٗ یہہ تو جانے ہی ہے جب سے اسکے ماتا نکلی ہے کچھ آنکھ میں
بھینگا پن ہوگیا ہے م نائی نے کہا غ اجی تم اس بات سے
تو خاطر جمع رکھو جہاں میں سگائی کرآیا پھر نہیں سکتی م بنیا
بولا غ تو بس ہم بھی دس پانچ روپے سے مُنہہ نہ موڑینگے م
ہیرا نے جو اپنے رشتہ داروں میں اس لڑکی کا حال دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ اسکی آنکھ میں پھلّی ہے اور جب اس
امر کا اُسے یقین ہوگیا تو خوب چمکی اور آگ بگولا ہوکر نہال چند
سے کہنے لگی غ لالہ جی جو اَبکے وہ مرا نائی آوے تو اسکی
پتری اسکے مونڈ مارنا نیوتا دھوکے دیتا پھرے ہے لڑکی
تو کانڑی ہے م نائی کو تو ادھر کی لو لگی ہوئی تھی تھوڑے
عرصے کے بعد پھر آیا نہال چند نے اُسے بہت سی گالیاں
دیکر کہا غ تجھے کسنے نائی بنایا ہے جو اس طرح جھمانوں
کو دھوکا دیتا پھریگا تو کوئی تجھے اپنی چوکھٹ پر پانو نہ رکھنے

دیگا ہم وہ نائی دھتکار کھا اپنا سا منہہ لیکر چلا گیا اور پھر دولت رام کی نسبت سورج پور گانو کے ایک بنیے لچھمی داس کی بیٹی مونگا سے ٹھیری *

جب بیاہ کی تاریخ قریب آئی تو نہال چند نے خوشحال چند کو اسمضمونکی ایک چٹھی لکھی کہ لڑکے کا بیاہ منگسر میں قرار پایا ہے تمہیں چاہیے کہ رخصت لیکر جلد چلے آؤ اور بیاہ کر جاؤ ہم میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ بیاہ کا سامان کر سکیں اور لڑکا بھی بارہ برس کا ہو گیا ہے جو اب بیاہ نہو گا تو کب ہوگا جب یہہ چٹھی خوشحال چند کے پاس پہنچی تو اسے بڑا فکر ہوا اور دل میں خیال کرنے لگا جو یہاں سے جاتا ہوں تو کام خراب ہوتا ہے آج تو حاکم مہربان ہے کل خدا جانے کیا ہو یہاں سے مہینا بھر غائب رہنے میں پانسو روپیہ کا نقصان ہے پھر سوچا کہ اگر میں نجاؤنگا تو بیاہ کون کریگا لالہ میں اتنی بھی طاقت نہیں کہ چار برادری والوں کو بھی اکٹھا کریں آخر کار یہی بات اُسکے دل پر جم گئی کہ کچھ ہی ہو دہلی چلکر لڑکے کا بیاہ ضرور کر آنا چاہیے یہہ سوچکر اسی گماشتے کے

پاس گیا جسکے ساتھ آیا تھا اور کہا کہ مہاراج آپکی مہربانی سے
میں آجتک یہاں ایسا رہا کہ تمام عمر آپکو اسیس دیتا رہونگا اب
آپکے غلام کی شادی ہے جو صاحب سے کہکر ایک مہینے کی چھٹی
دلوا دو تو بڑی بات ہے اور اسمیں آپکا بھی نام ہوگا ان گماشتے
نے اُسے ایک مہینے کی رخصت دلوا دی اور خوشحال چند
خوشی خوشی اپنے گھر روانہ ہوا ؃

جب دلی پہنچا اور اپنے گھر گیا تو اُسکے باپ اور بیوی اور لڑکے
نے بالکل نہ پہچانا کیونکہ اب اُسکی صورت نری کنگالونکی سی نری
تھی کہاں وہ میلی سی دھوتی کمری اور ٹوپی اور کہاں چوڑے
کا پاجامہ جسمیں پھڑکتا ہوا ریشم کا ازاربند اور مخمل کا انگرکھا اور اُسپر
دوشالہ اور سر پر سرخ پگڑی جب اُسنے اپنے باپ کو لالہ جی کہکر
پکارا اور اُسکے پانو پر گر پڑا تو لالہ کو معلوم ہوا کہ یہہ خوشحال چند
ہے آخر اُسے اُٹھا کر گلے لگایا اور نہایت خوش ہوا ہیرا بھی اپنے
خاوند کو دیکھکر کھل گئی اور دولت رام سے جو باپ کو دیکھکر شرمایا
جاتا تھا کہنے لگی کہ جا باپ کے پاس جا م وہ خوشحال چند

کی گود میں جا بیٹھا خوشحال چند نے پیار کر کے کہا ع بیٹا ہم
تمہارے واسطے بہت سی چیزیں لائے ہیں پھر رات کو خوشحال چند
اپنے باپ سے گماشتے کے سلوک اور اپنے روپے کما نیکی تدبیر و نکالنا
بیان کرنے لگا اسکا باپ بولا ع میں تمسے پہلے ہی کہوں تھا
کہ بھگوان کی بانہہ بلند ہے جب وہ دینے پر آویں ہیں تو چھپر
پھاڑ کر دیں ہیں اور سو ہی ہوا م جب نہال چند کو باتیں کرتے
کرتے نیند آگئی تو ہیرا نے خوشحال چند سے پوچھا ع کہو ہمارے
لئے کیا لائے ہو م اسنے پہلے تو اپنا صندوقچہ کھول کر ایک
جوشن کی جوڑی اور ایک چمپا کلی اسکے حوالے کی اور پھر گٹھڑی
میں سے فیروزی رنگ کا چادر جوڑا دیکر کہا ع جب برادری
میں بیاہ کے بلاوے دینے جاوے تو اسکو اوڑھ جائیو عزت
کی چیز ہے م آدھی رات تک دونوں ادھر ادھر کی بات چیت
ہوتی رہی پھر سب سو گئے دوسرے روز سے بیاہ کی تیاری ہونی
شروع ہوئی جو عورتیں شادی میں انکے گھر آئیں سب نے ہیرا سے
کہا ع بہن چھوڑے کا گونا بھی ابھی کر لیجو بہو بھی سیانی ہے

م اُسنے کہا غ دیکھو جو سَمدھی راضی ہونگے تو ابھی ہو جائیگا
م جب بیاہ ہو چکا اور گونا کرنے میں بھی سَمدھیوں نے کچھ تکرار
نہ کی تو خوشحال چند نے گونا بھی کر دیا اور پھر رہنے کے واسطے
ایک اچھا سا مکان کرائے کو لیا اور اپنے لڑکے کے لکھوانے
پڑھوانے کی کچھ تدبیر کی

تھوڑے عرصے کے بعد انبالے کو روانہ ہوا وہاں پہنچتے ہی
یہہ خبر سُنی کہ سکھوں نے ستلج پر فساد اُٹھا رکھا ہے اور وہ دریا کے
پار اُتر کر سرکاری اونٹ لیجاتے ہیں اکیلے دُکیلے سپاہی کو بھی
مار جاتے ہیں خوشحال چند نے اپنے یار آشناؤں اور برادری
کے لوگوں میں جو انبالے میں رہتے تھے اِسبات کا چرچا کیا
وہاں طرح طرح کی باتیں سنیں کوئی کہتا تھا غ بھائی سکھ
بگڑے بُرے اَب انگریزونکا پانو جمنا مشکل ہے م کوئی اِسکے
جواب میں کہتا غ ارے میاں کیا کہو ہو انگریز بڑے راجا
ہیں اِنکے سامنے کون پڑتا ہے کہاں راجا بھوج اور کہاں
گانگڑا تیلی پَون اِنکے بَس میں جَل اِنکے بَس میں آگ اِن کے

بس ہیں اِنھوں نے تو دیوتاؤں کو بھی بس ہیں کر لیا ہے بھلا اِنسے
کوئی کیا لڑیگا

ہم دو چار روز تک یہہ چرچا ہوتا رہا اِسکے بعد سکھوں کے مقابلے
کو انبالے سے فوج روانہ ہوئی اور خوشحال چند لشکر کی رسد
رسانی کو بھیجا گیا جب سکھوں سے مقابلہ شروع ہوا اور دونو طرف سے
گولہ چلنے لگا خوشحال چند کو حکم ہوا کہ وہ فوج کو راشن دے یہہ سنتے
ہی وہ ڈر کے مارے دہل گیا اور اپنے دل میں کہنے لگا ع اَب
تک تو خوب بھولی پھولی کھائی تھی پر اَب جان ہی پہ آبنی ہائے
میں کہاں آگیا یہاں سے جان بچا کر جانا بہت مشکل ہے جو ایک
گولہ آلگا تو ننگا سی جان جھٹ نکل جائیگی سارا روپیہ یوہیں دھرا
رہیگا ہم اِس اندیشے میں اُسے بخار چڑھ آیا گھر جانیکے واسطے بہتیرے
ہاتھ پانو پیٹے مگر کمسریٹ والے صاحب کاہیکو جانے دیتے تھے
جب چار پانچ روز گزر گئے اور اُسے توپوں کی آواز سننے کی کچھ
عادت بھی ہو گئی تو راشن بانٹنے کے واسطے جانے لگا مگر ایسے
وقت میں بھی اُسے اپنے فائدہ کا خیال نہ گیا مُردوں کا مال خریدتا

رہا اور جہانتک ہوسکا روپیہ جمع کرتا رہا سپاہیونکا بھی یہہ حال تھا
کہ دشمن کی چیز اونکے ہاتھ لگتی اونے پونے گماشتے کے ہاتھ بیچ جاتے
بلکہ یہاں تک نوبت پہنچی کہ سونے کے تھال پیتل کے بھاو بک گئے
لڑائی ختم نہ ہونے پائی تھی کہ خوشحال چند کے پاس پچاس
ہزار روپے سے زیادہ ہوگیا مگر لالچ بڑی بلا ہے اس جان جوکھوں میں
بھی روپیہ جمع کرنیکی خواہش دل سے نہ گئی ایک روز کا ذکر ہے کہ وہ
راشن بانٹ رہا تھا اور کمسریٹ والا صاحب بھی اسکے پاس کھڑا تھا
کہ یکایک صاحب کے ایک گولہ آلگا اُسے ڈولی میں ڈال کر اسپتال
میں لیگئے خوشحال چند یہہ حال دیکھکر بہت ڈرا اور روتا ہوا صاحب
کی ڈولی کیطرف دوڑا گیا وہ اُسے دیکھکر بولا ع جاؤ ول تم کیوں
چلا آتا ہے تم راشن کا بندوبست کریگا جو سپاہی کے پاس کھانا
نہوگا تو وہ کیونکر لڑیگا ہم خوشحال چند یہہ بات سنکر اُلٹا چلا آیا اور
راشن بانٹنے لگا دوسرے روز وہ صاحب مرگیا اور اُسکی جگہہ ایک
ایسا افسر مقرر ہوا جو کمسریٹ کے کام سے بالکل واقف نہ تھا اور
دفتر کے کاغذوں سے بھی اُسے کچھ اطلاع نہ تھی خوشحال چند

یہہ حال دیکھکر بہت خوش ہوا اور ایسے موقع کو غنیمت جانکر وفتر
کے بابو سے کہنے لگا ع بابو جی کس نیند سوتے ہو کوئی ایسی تدبیر نکالو
جو اس جھگڑے سے چھوٹ جائیں اور تمام عمر گھر بیٹھے ہوئے مزے
سے روٹیاں کھائیں دیکھو پھر ایسا وقت ہاتھ نہیں آئیگا ہاتھ ملتے
رہ جاؤگے م بابو نے جواب دیا ع ہم ایک بات تمکو بتلاتا ہے
خبردار کسی سے نہ کہنیگا اور جو تم اِسبات پر راضی ہوگیا تو یاد رکھنا
بڑا دولت والا آدمی ہو جائیگا ایکے جو اِنڈنٹ* آوے اُسکو ہم بدل
دیگا اور تم سو من چیز دیکر ہزار من کے دام لگانا اِسمیں جو ملے آدھا
ہمارا آدھا تمہارا صاحب کو اِسبات کا کچھ بھی خبر نہوگا م خوشحالچند
تو ایسی بات ڈھونڈ ہی رہا تھا جھٹ راضی ہوگیا اور بابو نے
ایک اِنڈنٹ کیا کئی اِنڈنٹ بدل دئے

اِسطرح بے ایمانی سے ایک لاکھ روپے سے زیادہ خوشحالچند
کے ہاتھ آیا اور جب پنجاب کی لڑائی بالکل ختم ہوگئی تو وہ تین لاکھ
روپے بلکہ اِس سے بھی زیادہ لیکر اپنے گھر کو روانہ ہوا وہاں آکر
سارا لڑائی کا حال اپنے باپ کے سامنے بیان کیا نہالچند تو پ گولوں

* انڈنٹ (Indent) انگریزی لفظ ہے اور اشیاء مطلوبہ کی فہرست پر اسکا اطلاق آتا ہے ۱۱

کا ذکر سُنکر بہت ڈرا اور خوشحال چند کو نوکری پر جانے سے منع
کیا وہ بھی اپنے باپ کے سمجھانے سے نوکری چھوڑ بیٹھا اور ساہوکاری
کی دُکان کھول ہُنڈی پرچے کا کارخانہ پھیلا دیا پھر نہال چند سے
کہا کہ لالہ جی اَب تُم وہ کام کرو جسمیں تُمہارا پرلوک سنور سے بھگوان
کی دیا ہے جو چاہو سو دان پُن کرو مندر بنواؤ جو ہمیشہ کو نام چلا جائے
م نہال چند نے کئی مندر بنوائے اور برہمنونکو بہت سا کچھ دَان
دیا جاڑے کے مَوسم میں ہمیشہ فقیرونکو کمبل بانٹتا روز کتھا
سُنتا اَور دیا دَھرم میں بڑا دل لگاتا

خوشحال چند نے اپنے رہنے کے لیئے ایک بڑا مکان بنوایا اور
اُسکا ایک دروازہ بازار کیطرف اَور دوسرا دروازہ گلی کیطرف
رکھا بازار کیطرف کے دروازہ میں دونو طرف دو صحنچیاں بنی ہوئی
تھیں اُنمیں نوکر رہتے تھے اُس سے آگے بڑھ کر صحن کے دائیں
طرف ایک دالان در دالان تھا اور اُس دالان کے نیچے ایک
تہ خانہ ایسا وسیع بنا ہُوا تھا کہ گرمی کے مَوسم میں بہت سے
آدمی وہاں آرام سے سو رہتے تھے بائیں طَرف ایک اِکہرا دالان

تھا اُسمیں نہال چند کا پلنگ بچھا رہتا تھا اور صحن میں ایک چمن اُور
چمن میں ایک فوّارہ دار حوض تھا جب جیٹھ بیساکھ میں شدّت
سے گرمی پڑتی تو یہہ لوگ اُس حوض کے کنارے پر بیٹھکر فوّارے
چھٹواتے اُور بڑا لطف اُٹھاتے دروازے کے سامنے دولت رام کے
بیٹھنے کا ایک چھوٹا سا دالان بنا ہُوا تھا اور اُسکے برابر محل سرا کے
دروازہ تھا محلسرا میں بائیں طرف دالان در دالان اور دائیں طرف
رسوئی کا مکان تھا جِسکے دروازوں میں جالی دار کواڑ لگے ہُوے تھے
اور پانی کے برتن بھی سب اُسی میں رہتے تھے دوہرے دالان کی
کوٹھڑیوں میں کھانے پینے کا سامان تھا اور اُسکے اوپر ایک کمرہ بنا ہُوا
تھا وہاں دولت رام سویا کرتا تھا دیوان خانے کے دالان در دالان
کی ایک بغلی کوٹھڑی میں ایک چہ بچہ تھا اُسمیں خوشحال چند اپنا
روپیہ رکھا کرتا تھا اور اُس کوٹھڑی کے باہر اُسکا مُنیب اور کئی

+ مُنیب عربی لفظ ہے اور اُسکے لغوی معنے نائب بنانیوالے کے ہیں اور اسیواسطے اس لفظ کا اطلاق اُس شخص پر ہوتا ہے جو افسر ہوکر کام کرے اور اُسکے آگے کوئی اور نائب ہو اور کوٹھی والے مہاجنوں کے ہاں ایک ایسا شخص مقرر ہوتا ہے جو کوٹھی کا کام اصل مالک اور افسر کے طور پر انجام دیتا ہے اور اُسکے آگے اور آدمی بطور نیابت کے کام کرتے ہیں اِسی سبب سے یہہ شخص بھی مُنیب کہلاتا ہے اور اکثر ہندو جو مُنیم کہتے ہیں وہ مُنیب ہی کا بگڑا ہُوا لغت ہے اور مُنیم کی اصل مُشبعِم قرار دینی بھی تکلف سے خالی نہیں ہے ۔

آدمی اپنا اپنا بسنا بچھا کر بیٹھتے تھے اور دروازے پر ایک
آدمی ڈھال تلوار باندھے ہوئے ہر وقت موجود رہتا تھا
جب یہہ مکان بن کر تیار رہوا تھا تو ابھی اُسمیں جا کر بسے بھی نہ تھے
کہ نہال چند نے خوشحال چند سے کہا غ بھائی پہلے مہورت
دکھا کر اِس مکان کی جبٹ[1] کر ڈالو جب دولت رام کا بیاہ ہُوا تھا
اُس وقت ہمارے پاس اِتنا روپیہ کہاں تھا جو ساری برادری
کی دعوت کرتے اَب بھگوان نے تمہیں بھاگ لگایا ہے کوئی
بات جس کی کرنی چاہیئے م خوشحال چند نے اُسکے کہنے سے
اول مکان میں ہُوم[2] کرایا پھر کھانے پینے کا سامان تیار کرا کر
برہمنوں کو جمایا سب برہمن برابر برابر قطار باندھ کر ہو بیٹھے پھر
ایک آدمی نے آکر سب کے سامنے پتلیں چُن دیں دوسرا آتے ہی
ہر ایک پتل پر چار چار لڈّو ڈال گیا اور اِسی طرح ہر قسم کا کھانا

---

[1] ہندو لوگ جب کوئی مکان بنواتے ہیں تو پہلے اُسمیں برہمنوں سے پوجا کرواتے ہیں پھر برہمنوں اور برادری کے لوگوں کی دعوت کر کے اُسمیں جا رہتے ہیں اسی رسم کو جبٹ کرنا کہتے ہیں ؎ [2] وید کے منتر پڑھکر آگ میں گھی ڈالنے کو ہُوم کرنا کہتے ہیں ؎ اور اگنی ہوتر بھی بولتے ہیں ؎

اُن پتلوں پر رکھا گیا پھر پانی کا ایک ایک آبخورہ ہر ایک کی پتل
کے آگے رکھ دیا جب سب سامان آچکا تو برہمنوں نے کھانا
شروع کیا اور بعض آدمی اپنی پتلیں اُٹھاکر گھر لیگئے دولت رام
یہہ حال دیکھکر ایک شخص سے جو اُسکے برابر کھڑا تھا کہنے لگا غ
دیکھو جی برہمن کی جات بھی کتنی لالچی ہوئے ہے اِنہوں نے
دیکھا جو یہاں بیٹھکر کھائینگے تو جھوٹ بچ رہیگی یہہ لوگ اپنا ہی
بھلا چاہیں ہیں یہہ نہیں کہ کچھہ بیچارے بھنگی کے منہہ بھی پڑے
اور جو کچھہ کہو تو بڑ بڑانے لگیں اور کہنے لگیں لالہ نے کیا آج نیا
برہم بھوج+ کیا ہے جو باتیں بنا رہے ہیں م جب سب برہمن
کھا چکے تو اُنکے ہاتھہ دُھلائے اور پان کا ایک ایک بیڑا اور
دَچھنا+ کا ایک ایک ٹکا دیکر رُخصت کیا اِسکے بعد برادری کے
لوگوں کی دعوت ہوئی اُن سب کو بھی اسی طرح قطاریں باندھ
کر بٹھادیا اور پتلوں میں سب کے آگے کھانا رکھہ دیا جب وہ کھانے

+ یعنی برہمنوں کا بھوجن ۱۲

+ نقدی کی قسم سے جو شئے برہمنوں کو نذر دیجائے اُسکو دچھنا کہتے ہیں ۱۲

لگے اُن قطاروں میں سے کوئی یہہ پوچھتا ہوا گزرجاتا غ کیوں
صاحب کوئی گرم کچوری لیجئے گا م کوئی یہہ کہتا چلا جاتا غ
کیوں صاحب جَل م اِسمیں جو کچھ جِسے درکار ہوتا وہ لے لیتا
اور جِسے کسی چیز کی ضرورت نہوتی وہ چپ ہو رہتا یا اِنکار
کر دیتا اِتنے میں دولت رام کا مُنیب لَڈُّو لیکر وہاں آیا اور
ہر ایک سے پوچھنے لگا غ کیوں صاحب ایک لَڈُّو م یہہ کہتا
جاتا تھا اور مہمانوں کے آگے ایک ایک دو دو لَڈُّو ڈالتا جاتا تھا
جب دوسری قطار میں پہنچا تو کسی شخص نے اپنی پتّل کے اوپر
ہاتھ ڈھک کر کہا غ دیکھو صاحب چار لَڈُّو سے زیادہ مت
ڈالنا ناحق مال خراب کرنے سے کیا فائدہ تم تو آپ سمجھو ہو ہمارے
اور خوشحال چند جی کے مال میں کچھ فرق نہیں ہے م
مُنیب آپ ہی اپنے دلمیں لیا گیا اور اُسکو ناچار چار لَڈُّو دینے
پڑے جب سب لوگ کھانا کھا چکے تو ہاتھ دھو پان کے بیڑے
لے اپنے گھر چلے گئے نوکروں نے اُنکا جھوٹا کھانا اُٹھا کر خاکروب
کو دے دیا ٭

جب مکان کی جت ہو چکی تو سب کے سب اُسمیں جا رہے اور رہنے سہنے لگے ایک روز معمول کے موافق خوشحال چند دوپہر کے وقت اپنے باپ اور بیٹے کو لیکر محلسرا ے میں روٹی کھانے گیا نہال چند علیحدہ ایک چوکے میں ہو بیٹھا اور خوشحال چند اور دولت رام دونو دوسرے چوکے میں بیٹھ گئے مشرانی جو اُنکے ہاں روٹی پکانے پر نوکر تھی اور اُسوقت وہیں الگ بیٹھی ہوئی کھانا پکا رہی تھی اُسنے ایک تھال میں دال چاول اور روٹی نہال چند کے آگے رکھدی اور دوسرے تھال میں خوشحال چند اور دولت رام کے سامنے اِتنے میں ہیرا دو کٹوریوں میں تھوڑا تھوڑا سا اَچار لائی اور اُنکے آگے رکھکر دروازے پر آکھڑی ہوئی اور نہال چند سے کہنے لگی کہ لالہ جی تمہارے دولت کی بہو کا پیر[^1] بھاری ہے سات آٹھ دن پیچھے اُسکے سا سرے سے ساد[^2]

[^1]: پانو بھاری ہونا حمل رہنے سے کنایہ ہے ۱۲
[^2]: ساد کے لغوی معنے خواہش کے ہیں اور جب کسی عورت کے حمل کو ساتواں مہینا ہوتا ہے تو اُسے مختلف کھانوں کی خواہش ہوتی ہے اور اسی سبب سے ہنوں اور اَور بعض قوموں میں عورت کے میکے سے اُسکی سسرال میں مٹھائی اور ترکاری آتی ہے اِسی کو ساد کہتے ہیں ۱۲

آویگی م وہ بولا ع یہہ تو تونے بہت اچھی بات سُنائی بھگوان
کرے چھوڑا ہو م دولت رام کی بہن خوشحالو جو وہاں کھڑی
تھی بولی ع ہاں باباجی یہی مناؤ جو میرا بھی بھلا ہو

م چند روز بعد جب دولت رام کی بیوی کو ساتواں مہینا لگا
تو اُسکے میکے سے مٹھائی اور ترکاری آئی اور برادری میں تقسیم
ہوگئی نواں مہینا لگتے ہی ایک دن مونگا بہت بیچین ہوئی یہہ
حال دیکھکر ہیرا گھبرانے لگی اور بہو کو ایک علیحدہ کوٹھڑی میں
لیجاکر ایک چارپائی پر بٹھا دیا اور دائی کو بلاکر کہا ع ارے جا دیکھ
تو آج بہو کا کیا حال ہے م مونگا اپنی تکلیف میں بیقرار تھی
دائی بھی اُسکے پاس جا بیٹھی اور جسقدر اُسے زیادہ تکلیف ہوتی
جاتی تھی اُسی قدر ہیرا مختلف دیوتاؤں کے نام کے پیسے رکھتی جاتی
تھی آخر بہت دیر کے بعد لڑکا پیدا ہوا اُسی وقت ایک عورت
نے زچہ خانے کے پاس جاکر تھالی بجائی تاکہ آئندہ لڑکا کسی بھاری
آواز سے نہ ڈرا کرے

جب خوشحال چند کو یہہ خبر پہنچی تو اُسنے فوراً اپنے باپ کو اطلاع

دی مُنیب اور اَوَر نوکر جاکر نہال چند کے پاس آکر مبارکباد دینے
لگے پھر ایک پنڈت کو جو اُنکے ہمسایہ میں رہتا تھا بلایا نہالچند
اور خوشحال چند نے ڈنڈوت کرکے اُسے بہت تعظیم سے بٹھایا
پنڈت نے اشیرباد دیکر پوچھا غ سری مہاراج یہہ تو بتاؤ لڑکا
کس سمے ہُوا تھا م خوشحال چند نے لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت
بتا دیا پنڈت نے ایک چکلے پر کھریا سے اُسکا زایچہ بنایا اور ظاہر
میں خوب غور کرکے کہا غ سر مہاراج یہہ لڑکا سب کو بھاگوان
ہوا ہے دسویں اُچ کا برہسپت ایسا پڑا ہے کہ راج میں سا اچھا
رہے پانچویں گھر منگل بیٹھا ہے بدھیا ادھک پاہے پر راچھسی+
کا جوگ ہے بیوپار میں گھسنا لابھ ہونٹی میں ہاتھ ڈالے سونا ہو جائے
م یہہ کہکر پنڈت نے جنم پتری لکھی اور اُس لڑکے کا جنم نام اَسیرداس
رکھا مگر اِسکے بعد عورتوں نے اُسکا نام کروڑی مل مقرر کیا اور
ننھا کہکر پکارتی رہیں خوشحال چند نے پنڈت کو پانچ روپئے
دیئے وہ اشیرباد دیکر چلا گیا رات کیوقت تاروں کے نکلتے ہی

+ فارسی عربی اور انگریزی اور اور غیر زبانوں کو ہندو لوگ راچھسی بدھیا کہتے ہیں ۱۲

دولت رام کی بہن خوشحالو ایک کٹورے میں پانی لیکر
زچہ خانے میں گئی اور اُس پانی سے اپنی بہاوج کی چہاتی دھوئی
سونگا نے اُسے ایک اشرفی دی اور پہر بچہ کو دودھ پلانا
شروع کیا اِتنے میں ایک عورت نے گوبر کی بِہاتی* بناکر زچہ خانے
میں رکھدی ہیرا کا یہہ حال تہا کہ خوشی سے پہولی نہ سماتی تہی
روز نائینوں کو بُلاکر گیت گواتی اور زچہ خانے میں ٹہٹہا چہل رکھتی
جب کوئی غیر عورت یا مرد اُسکے گہر آتا تو نظر لگنے کے اندیشے
سے اِسپند اور رائی اور اور اِسی قسم کی چیزیں جنہیں دُہونی
کہتے ہیں آگ میں ڈال دیتی ایک یا دو عورتیں ہر وقت
زچہ خانے میں موجود رہتیں اور آگ سُلگائے رکھتیں بلّی کو اندر
نہ جانے دیتیں چہہ روز تک زچہ نہ نہاتی چہٹے روز دائی صبح ہی آئی

* بِہاتی ایک دیبی کا نام ہے اور ہندو لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہہ دیبی بچونکے کانمیں کچہہ باتیں کہکر کبہی
اُنہیں رلادیتی ہے اور کبہی ہنسادیتی ہے اِس دیبی کی شکل زچہ خانے میں اِسطور سے بنائے ہیں
کہ گوبر کے دو متقاطع خط بناکر اوپر کے سرونپر آنکہونکی شبیہ کے لئے دو کوڑیاں لگادیتے
ہیں اور اِس صورت کے بنانے اور اُسکے پوجنے سے یہہ مطلب ہوتا ہے کہ یہہ دیبی بچونکے
کانمیں ہمیشہ خوشی کی باتیں کہتی رہے ۔،

اور زچہ اور بچہ دونو کو نہلا کر زچہ خانے کا مکان دُھلوایا اُسی روز

بھانڈ دیوانخانے میں آئے اور ناچ گا کر مبارکبادیاں دیں پھر اپنا اپنا

انعام لے کر چلے گئے چونے والیوں نے محلسرائے میں آکر خوب

ناچ رنگ دِکھائے طرح طرح کے روپ بھرے اُنکے بیہودہ سانگ

دیکھکر عورتیں اَیسی خوش ہوئیں کہ ہنستے ہنستے ہر ایک کے

پیٹ میں بَل پڑگئے تب بیلوں میں اُنہیں بہت سے پیسے

اور چھلے دیے

اُسی روز رشتہ داروں اور دوستوں کے ہاں سے نالوا

آنا شروع ہوا اول لچھمی داس نے سات روپے نقد اور کُرتا ٹوپی

اور کچھ میوہ بھیجا پھر خوشحالو نے بھی اِسی قسم کی چیزیں دیں

مگر خوشحال چند نے اپنے دل میں کہا کہ یہہ بیٹی کا دھن

ہے اگر چپکا ہو رہونگا تو برادری میں ناک کٹے گی مہ یہہ سوچ

کر جس قدر روپیہ خوشحالو نے اپنے سامان میں صرف کیا تھا اُس

سے زیادہ اُسے دیدیا

اُسی روز پہر دن رہے نائی آیا اور زچہ کو اپنا جوتا پہنا کر زچہ

خانے سے باہر نکال لایا

جب مونگا باہر آکر بیٹھی تو نائی نے اول اپنا ناخن گیر اُسکے ناخن کو چھوایا اور پھر سورج کے درشن کرائے اِسکے اِنعام میں اُسے سوا روپیہ نقد اور بہت سا ناج ملا

ساتویں روز خوشحال چند نے لچھمی داس سے کہلا بھیجا ؛ تم اپنے گانویں کوئی ایسی دھا* سے تلاش کرو جو لڑکے کو اچھی طرح پالے م یہہ سنتے ہی اُسنے ایک جاٹنی مینا نامی کو جو اُنکے ہمسایہ میں رہتی تھی بُلایا اور اُس سے کہا ؛ چھوری کے چھورا ہوا ہے اُسکے دادا کی یہہ مرضی ہے کہ اُسکو کسی دھاے کے ہاں دیدیں اَب تجھ سے اچھی دھای کون ملیگی م وہ بولی ؛ جی میں پہلے اپنے گھر بوجھ آؤں پیچھے کہدونگی م یہہ کہکر گھر چلی گئی اور اپنے خاوند تیجرام سے کہا ؛ تیرا پڑوسی کہے ہے ہماری چھوری کے چھورا ہوا ہے سو تو اُسکو لے لے اُسکا دادا اُسکو ہمارے گانویں پلوانا چاہے ہے بتا اِسمیں تیری کیا مت ہے م

*دایہ ۱۲

وہ بولا نغ لے لے کیا ڈر ہے ساہوکار کا چھورا ہے جب وہ اسکو
چھٹاویگا تو گہنے روپے دیگا م جاٹنی اپنے خاوند کا یہہ کلام سنکر
پھر لچھمی داس کے مکان پر آئی اور اُس سے کہا نغ اچھاجی
میں چھورے کو لے لونگی تمہارا کہنا تھوڑی ہی ٹالوں ہوں م
لچھمی داس بولا نغ تو جا آج ہی ہمارے آدمی کے ساتھ دلّی
چلی جا م جاٹنی جھٹ راضی ہوگئی اور لچھمی داس نے اُسے ایک
آدمی کے ساتھ کر دیا اور چلتے وقت اُس سے کہدیا نغ لالہ صاحب
سے ہماری رام رام کہیو اور کہدیجو جاٹنی گھر ہی کی ہے اسکے کئی
بالک ہو چکے ہیں اور بھگوان کی کرپا سے سب جیویں ہیں چھورے
کو اِسے دیدو کچھ ڈرمت کرو جیسا وہ اُسکے ہاں رہا ویسا ہمارے
ہاں رہا +

م جب جاٹنی دہلی پہنچ گئی تو ہیرا نے لڑکے کو اُسکے حوالے
کردیا وہ اُسے گود میں لیتے ہی بولی نغ چھورا تو اپنے باپ ہی
کو گیا ہے پر جاٹنی کے دودھ کو بھی دیکھنا اُس سے ٹھاڑا ہوگا

م ہینا ایک روز تو وہاں رہی دوسرے روز لڑکے کو اپنے کھارے*
میں رکھکر چلنے کو تیار ہو گئی ہیرا نے اُسکے اوڑھنے بچھانے کو لحاف توشک
اور کھانے کو کھچڑی گھی اور زیرہ اور دس روپے نقد دیئے اور
چلتے وقت یہہ بھی کہدیا کہ دیکھ ہمارے چھورے کو ایسا رکھیو
جیسے اپنے چھورے کو رکھے ہے میں بھی تجھے خوش کردونگی م
مینا بولی کہ تو اس بات سے چوکس رہ تیرا بالک میری جان کے
برابر ہے پہلے تیرا پیچھے میرا م یہہ کہکر کھارے کو اپنے سر پر رکھا
اور گانو کا رستہ لیا خوشحال چند نے ایک آدمی اُسکے ساتھ کردیا
کہ اُسے گانو تک پہنچا دے اور اسباب بھی لیجائے

مینا اُس آدمی کے ساتھ باتیں کرتی ہوئی اپنے گانو کو چلی گئی
مگر رستے کی تھکی ہوئی تھی جاتے ہی ایک چارپائی بچھا کر پڑ رہی
اور وہ آدمی جو اُسکے ساتھ آیا تھا اُسکے گھر کا ڈھنگ دیکھنے لگا
پہلے وہ اُسکے گھر کے دروازے میں گھسا وہاں جاتے ہی کیا
دیکھتا ہے کہ دروازے کے آگے ایک بہت لمبی دہلیز ہے اور

* کھارا سرکی کی تیلیوں کا ایک چوکھونٹا ٹوکرا ہوتا ہے ۱۲

اُسمیں ایک ماچا بچھا ہوا ہے اور ایک دو آدمی اُسپر بیٹھے ہوئے حقّہ پی رہے ہیں دہلیز کے آگے ایک صحن ہے جسکے تینوں طرف لنبے لنبے دالان تختے اور مٹی سے پٹے ہوئے ہیں سامنے کے دالان میں جاٹنی رہتی ہے اور وہیں اپنا کھانا پکاتی ہے اور دائیں دالان میں بَیل گائیں بھینسیں بندھی ہوئی ہیں اور بائیں میں چمڑے کا چرس لاؤ کی رسّی ہَل اور اَور اسی قسم کی چیزیں ہیں اور وہیں ایک طرف بہت بڑے بڑے اور اونچے اونچے مٹی کے کچّے برتن بھی رکھے ہوئے ہیں ان برتنوں کو دیکھکر اُسے بہت تعجب ہوا اور ایک نئی چیز جانکر مینا سے کہا خ اری یہہ کیا ہے م وہ بولی خ واہ اسکو بھی نہیں جانتے ہے بارہ برس دلّی میں رہا کیا بھاڑ جھوکا یہہ اناج کی کوٹھیاں ہیں م وہ بولا خ واہ خوب اناج کی کوٹھیاں بنائیں میں سمجھا بڑی بڑی انگیٹھیاں ہونگی اور جانے اِنمیں کیا رندھتے ہونگے م وہ آدمی اُنکے مکان کا یہہ حال دیکھکر کہنے لگا خ ہے رام جی لالہ نے اپنا اچھا مکان چھوڑکر لڑکے کو یہاں کیوں

پہچاہے جو ایسا ہی پلوانا تھا تو جاٹنی کو بھی اپنے ہی گھر رکھ
لیا ہوتا م اسی خیال میں اُسکی آنکھ لگ گئی صبح ہوتے ہی
دہلی کو روانہ ہوا

اِدھر مَینا اور اُسکے خاوند کا حال سُنو کہ جب چار گھڑی رات
باقی رہی تو مَینا چارپائی سے اُٹھ کر چکی پیسنے لگی گھڑی بھر
کے بعد اُسکا خاوند بھی اُٹھا اور اُسنے پہلے چلم بھر کر حقّہ پیا پھر
کُٹی کاٹی اور جب سورج نکل آیا تو بیلوں کو لیکر جنگل چلا گیا
اِتنے میں مینا بھی چکّی پیس چکی اور ٹھلیاں سر پر رکھکر کوئیں
پر سے پانی بھر لائی اسکے بعد گوبر اکٹھا کیا اور اُپلے تھاپ کر
دھوپ میں رکھ دیے پھر دُودھ بلویا اِس عرصے میں
لڑکا بھی جاگ اُٹھا مینا نے اُسے دُودھ پلا کر ایک چارپائی
پر لِٹا دیا اور اپنی لڑکی کو جو چھ برس کی تھی اُسکے پاس بٹھا دیا
پھر آپ چھاچھ اور دَلیا لیکر اپنے خاوند کے پاس کھیت پر
گئی وہ ہَل جوت رہا تھا دَلیا کھا چھاچھ پی پھر اپنے کام میں
مشغول ہو گیا مَینا نے اپنے گھر آکر دوپہر تک لڑکے کو کھلایا

اور کچھ گھر کا بھی کام کیا جب دوپہر ہو ہئی تو روٹی پکا ہئی
اور پہلے آپ کھا ہئی پھر ایک ٹوکری میں بھس بھرا اور اُسکے
اوپر روٹی رکھکر تیجرام کے پاس کھیت میں لیگئی اُسنے
ٹوکری میں سے روٹی نکالکر بھس بیلونکے آگے ڈال دیا اور
آپ ایک درخت کے تلے بیٹھکر روٹی کھا ہئی پھر حقہ پی کر
تھوڑی دیر تک اپنی بیوی سے باتیں کرتا رہا اور جب مینا وہاں
سے چلی گئی تو وہ اپنی چادر تان کر اُسی درخت کے نیچے سو رہا
تھوڑی دیر کے بعد اُٹھکر ہَل جوتنے لگا مَینا نے کھیت سے
آکر لڑکے کو گود میں لے لیا اور اپنے ہمسائے میں کسی جگہہ جا
بیٹھی وہاں بہت سی جاٹنیاں ایک گھر کی دہلیز میں بیٹھی ہوئیں
چرخے کات رہی تھیں یہہ بھی چرخہ کاتنے لگی اِستنے میں ایک
جاٹنی نے مَینا سے کہا نغ مینا اَب تو تُو بڑی دولت والی
ہو جائیگی ساہوکار کا چھورا لائی ہے م وہ بولی نغ جی جی کے
دولت والی ہو جاؤنگی رام کے دِستلے پوری پڑے ہے

* یعنی کیا ؎

اُسکے ماباپ تو بیٹے ہیں کہیں کچھ دیں کچھ اُنکی بات کی سکے پرتیت
ہے جو میرے لینے کا کچھ روپیہ دیدیں تو چھوری کا بیاہ اچھی طرح
ہو جاے سنڈہی آویں وو سیر دَلیا کھا جاویں ہم اِس گفتگو
میں چھ گھڑی دن رہے تک وہاں بیٹھی ہوئی چرخہ کاتتی رہی
پھر وہاں سے اپنے گھر میں آکر دُھوپ میں سے سُوکھے سُوکھے
اُپلے چنے اِسکے بعد جانور وںکا تیار تیار کرکے ہر ایک کے تھان پہ
ڈال دیا اِتنے میں تیجرام جنگل سے بَیلوں کو ہانکتا ہوا آیا مینا
نے اُٹھکر انہیں باندھ دیا اور تیجرام گائیں بھینسوںکا دُودھ
دُوہنے لگا جب دودھ دوہ چکا تو حُقّہ بھرکے چوپاڑ میں چلا
گیا وہاں اور بھی بہت سے جاٹ اور کچھ مشر بیٹھے تھے اِسنے
جاتے ہی پہلے حُقّہ ایک بُڈھے جاٹ کو دیا اور کہا ع لے
تاؤ دم لگا ہم اُسنے دم لگاکر دوسرے کو دیدیا دوسرے
نے تیسرے کے حوالے کیا اور اِسیطرح حُقّہ کا دور جاری رہا

+ اکثر ہندو لوگ اپنے ہمسایوںمیں سے اُن آدمیوںکو جو اُنکے باپ سے چھوٹے
ہوتے ہیں چچا کہکر پکارتے ہیں اور بڑوںکو تاؤ +

چودھری لچھمی رنے بڑے پن کیے ہیں دُنیا ہے اور روپیہ روپے کی خاطر آدمی گدھے کو باپ بناوے ہے م وُہ اِس قسم کی باتیں کر ہی رہے تھے کہ ساہوکار بھی وہاں آپہنچا اور جاٹ سے کہنے لگا غ کیوں بھئی چودھری ہمارے روپے کب تک دیگا اب تو بہت دِن ہو گئے م جاٹ بولا غ لالہ جی فصل پر دینگے م ساہوکار نے کہا غ جانے کَو نسی فصل پر دے گا فصلیں تو کئی ہو چکیں روز روز کے پھرانے سے کیا فایدہ بھلا جب نالش کر کے تیرے ڈھور ڈنگر نیلام کرالونگا تو اَچھا ہوگا بھلمنسائی کا زمانہ ہی نہیں رہا جب تک آدمی جوتے کے نیچے ہے تب ہی تک ٹھیک رہے ہے م اِس گفتگو سے جاٹ غُصّے میں بھر آیا اَور کہنے لگا غ جا نیلام کرالیجو جانے تیرے ہی گھر تو رلج آیا ہے اَور نہیں تو اُڑد کے آٹے کیطرح اَینٹھا ہی جائے ہے م نمبردار نے اُن دونوں میں ملاپ کرا دیا اَور ساہوکار سے کہا غ لالہ زمیندار کی جات اُوت ہوئے ہے اِس سے ڈھور ڈنگر کے نیلام کرانے کی کیا بات چیت اَور جو لالہ وہی نیلام ہو گئے

تو ہمیں تمہیں کون پوچھے یہہ تو دولہا کے ساتھ برات ہے م
جاٹ نے یہہ بات سُنکر نمبردار سے کہا غ تاؤ تیرے بچے جیتے
رہیں تو نے اِنصاف کی بات کہی

م تھوڑی دیر کے بعد تیجرام اپنے گھر چلا آیا اُسکی بیوی
نے روٹی پکا ہی رکھی تھی جھٹ آتے ہی کھالی پھر حُقّہ بھر کے
ماچے پر بیٹھ گیا اَور لڑکے کو کھلانے لگا اتنے میں مینا نے بھی روٹی
کھائی اَور کھانے سے فارغ ہو کر دودھ کو آگ پر رکھدیا اور جب
وہ خُوب گرم ہو گیا تو جامن ڈالکر اُسے جَما دِیا پھر سب سو گئے

اَب خوشحال چند کے گھر کا حال سُنیئے جب دھائے لڑکے
کو لیکر وہاں سے چلی گئی تو موتگا جننے سے دسویں دن نہائی
اَور سارا مکان دُھلوایا خوشحال چند نی مٹّی کے بَرتن جِن
میں پانی رہتا تھا سَب کے سب بَدلوائے سالگرام اَور
ہرِی کرشن کی مورتوں کی پوجا جو پہلے دَس دِن تک کسی
اَور کو بُلا کر کرا لیا کرتا تھا اب آپ کرنے لگا برادری کے لوگ
پھر اُنکے ہاں کھانے پینے لگے اور حُقّے میں شریک ہوگئے

دس دس روز کے بعد تیس نہان اَوْر ہوئے اَوْر چلّے کے نہان کے بعد مونگا کو گنگا جل گومُوتر اَوْر اور کئی چیزیں مِلا کر پلائیں کیونکہ ہندوؤں کے اِعتقاد میں یہہ چیزیں زچہ کو بالکل پاک کر دیتی ہیں پھر تو مونگا گھر کے بَرتنوں کو ہاتھ لگانے لگی اَوْر روٹی پکانے کے لائق بھی ہو گئی

نہان کے دس پندرہ روز بعد ہیرا نے خوشحال چند سے کہا غ بہو کو اپنے باپ کے ہاں پَیر پھیرنے جانا ہے پنڈت کو بُلا کر مہورت پوچھ لے اَوْر گانوں میں کہلا بھیج دھائے چھوڑ سے کو لیکر چلی آوے م خوشحال چند بولا غ اُسکو کیوں بُلاؤ ہو وہاں تو جانا ہی ہے م وہ بولی غ میں آپنے گھر سے بَہو کو خالی گود کیوں بھیجوں م خوشحال چند یہہ بات سُنکر چُپکا ہو رہا اَور جھٹ پنڈت کو بُلا کر مُہورت دریافت کیا اَوْر حلوائیوں سے مٹھائی بَنوائی چلنے کے دِن سے دو روز پہلے لڑکے کو دھائے کے ہاں سے بُلوالیا اور مونگا اُسکو ساتھ لیکر اپنے باپ کے گھر گئی اَور بہت سی مٹھائی اَور کھانڈ کی

کی ایک چھوٹی سی چوکھٹ اور ایک کٹوری میں گھی کا چراغ روشن کرکے اپنے ساتھ لیتی گئی وہاں پہنچتے ہی پہلے اُسنے اپنے بھائیوں کو بُلاکر رولی سے ٹیکا لگایا اور اُنہیں ایک ایک روپیہ اور ایک ایک ناریل دیا اُنھوں نے ناریل تو لے لیے اور روپے پھیر دیئے پھر مونگا نے کھانا کھاکر اپنی سُسرال جانے کا اِرادہ کیا اُسکے باپ نے لڑکے کے کپڑے اور زیور اور خاوند اور ساس سُسرے اور دَدیا سُسرے کے جوڑے اور جسقدر مٹھائی وُہ لائی تھی اُس سے دوچند اُسکے ساتھ کردی مونگا سب چیزیں اپنے سُسرال میں لائی اور مٹھائی برادری میں تقسیم کی

اِسکے بعد اُسے اپنے میکے میں جانے کی کچھ روک ٹوک نہ ہی جب جی چاہتا وہاں چلی جاتی اور بچے سے مل آتی خوشحال چند اور دولت رام بھی کبھی اکیلے اور کبھی مونگا کے ساتھ اُسکے دیکھنے کو چلے جاتے دولت رام سب کے سامنے بچے کو گود میں لینا اپنی بیوقوفی جانتا اور اُسے اپنے باپ اور دادا کے روبرو ہرگز پیار نکرتا ہاں جب جاٹنی اکیلی اُس کے پاس ہوتی تو

کو اُٹھا کر کھلاتا اور ایسے وقت میں کبھی کبھی مینا اُس سے کہتی

غ لالہ اسکے بیاہ میں تجھسے گہنے روپے لونگی

م اِسی طرح وہ لڑکا مدت تک گانو میں پرورش پاتا رہا اور

جاٹنی کا دودھ پی پی کر موٹا ہوتا رہا جب کبھی دہلی میں کوئی تیوہار

ہوتا تو مینا اُسکو لیکر وہاں چلی آتی اور اپنی تیوہاری لیسکر پھر اپنے

گانو کو چلی جاتی اُس لڑکے کو مینا سے اِسقدر مُحبّت ہو گئی کہ ایک دم

اُس سے جُدا ہونا چاہتا تھا ہر چند نہال چند اور خوشحال چند اُسے

لالچ دیکر اپنے پاس بُلاتے مگر وہ ہرگز نہ آتا اور مینا اور تیجا رام ہی

کو اپنا ماباپ سمجھتا جب کُچھ بڑا ہُوا تو اَور لڑکوں کے ساتھ گانو کی

گلیوں میں پھرنے لگا جاٹوں کے سے طور دِکھانے لگا کبھی تیجا رام

کے ساتھ گائیں بیلوں کو ہنکاری دیتا ہُوا کھیت پر چلا جاتا اور

وہاں جا کر بیج اور دانے اِس طرح زمین پر ڈالتا کہ گویا وہ جاٹ ہی

کا تخم ہے کبھی کھیلتے وقت زمین میں ایک گڑھا کھود کر اُسے کنواں

مقرر کرتا اور اُسمیں پانی بھر کر ایک مٹی کی کُلیا سے چرس کے طور پر

تا اور یہہ کہتا جاتا غ میرا بارا لائیو رے رام مِنا یو رے

ترجمہ یعنی میرے بوجھ کو لالا اور رام سے اِس کام میں مدد مانگ م
ایک دفعہ دولت رام گانوہی میں تھا کہ وہیں پھاگن کا مہینا آگیا
اُس نے ہولی کرنے کے لیے اپنے گھر آنے کا اِرادہ کیا تیجہ رام بولا
ع لالہ تو نے شہر کی ہولیاں بہت دیکھی ہیں پر اَبکے یہاں کی بھی
ہولی دیکھ م اُسکے سمجھانے سے دولت رام گانوہی میں رہ گیا
جب ہولی میں تھوڑے سے دِن باقی رہے اور چاندنی راتیں
شروع ہو گئیں تو اُسنے دیکھا کہ ہر روز چار پانچ گھڑی رات
گئے عورتیں اپنے گھر کے کاموں سے فارغ ہو کر گانو کی گلیوں
میں جمع ہو جاتیں اور ناچ گا کر اپنا دل خوش کرتیں مرد بھی ایک
طرف اِکٹھے ہو کر دَف بجاتے اور خوب اُچھلتے کودتے رفتہ رفتہ
یہہ نوبت ہوئی کہ مَرد ایک طرف کھڑے ہو جاتے اور عورتیں
دوسری طرف اور دونو فریق اپنے بیچ میں ایک لکیر کھینچ لیتے
مَردوں کیطرف سے دو آدمی ایک دوسرے کے گلے میں ہاتھ
ڈالے ہوئے عورتوں کی طرف جاتے اور راگ گاتے
وہاں سے اُلٹے بھاگتے ایک عورت ہاتھ میں

پیچھے دوڑتی اگر دو نو مرد اُسکے آتے آتے لکیر کے پرے نکل جاتے
اور لاٹھی سے بچ جاتے تو اُنکی ہنسی نہ اُڑتی اور جو وہ عورت لکیر
تک پہنچتے پہنچتے اُنہیں لاٹھی چُھوا دیتی تو خوب ہی اُسکی خاک
اُڑتی ساری عورتیں اپنے گانو کے مردوں سے تو ہنسی چُہل
کرتی ہی تھیں مگر اجنبی مرد سے بھی نہ چوکتی تھیں جب کوئی غیر
آدمی اُنکے سامنے سے گزرتا تو وہ اُسے پکڑ کر خوب گت کرتیں
اور اُسکے کپڑوں پر کیچڑ گوبر اور اَور جو کچھ ہاتھ لگ جاتا ڈال دیتیں
اور منہہ پر سیاہی مل دیتیں علاوہ اِسکے عورتیں اور مرد سب کے
سب طرح طرح کے سانگ بھرتے بے حیائی اور بے شرمی کی
باتیں کرتے جاٹوں کی لڑکیاں اور لڑکے ہولی کے دِن کے لیے
گوبر کی ٹکیاں ڈھالیں اور تلواریں بنا کر دھوپ میں سکھا دیتے
اور ایک موٹے سے ڈورے میں پرو کر ہار بنا کر رکھ چھوڑتے
تب ہولی کا دِن آیا تو اُس گانو کے جاٹوں نے کانٹوں کی
جگہہ لگا دی اور سب کے سب وہاں آکر جمع ہوے ایک
سے کھڑا ہوا تھا جاٹوں نے اُس سے پوچھا

غ دادا ہولی کس وقت کی ہے م وہ بولا غ چودھری شام
ہی کی ہے م یہہ کہکر اُس نے باڑیں آگ لگادی اور شعلے
کا رُخ دیکھتا رہا پھر یکایک بول اُٹھا غ بھئی چودھریوں تو
پورب کو چلے ہے راجا پرجا دونو سکھی رہینگی م ایک جاٹ
یہہ سُنکر بولا غ دادا جو سیدھی آسمان کو جاتی تو کیا ہوتا م
مشر نے کہا غ ہوتا کیا کُچھ ہوتا م ایک اور جاٹ نے کہا غ
بھئی ہمیں تو اُتر کی چاہیے جو سما اچھا ہو م اِسمیں تیجرام نے کہا
غ پورب کی کیا بُری ہے دکھن کی نہیں چاہیے جو کال پڑے
م جب اُس آگ میں سے اچھی طرح شعلے نکلنے لگے تو سب نے اُسپر
روری چڑھا کر پوجا کی اور اُسکے چاروں طرف پھرے لڑکوں اور
لڑکیوں نے گوبر کے ہار جو پہلے سے تیار کر رکھے تھے اُسمیں ڈال
دیے جاٹوں نے آگ کی پرکرما کر کے گیہوں کی کُچھ بالیں اپنے
اپنے ہاتھوں میں لیکر اُسے آگ پر بھونیں اور ہر ایک نے اُس
مشر کو ہولی کے پچاپے میں کُچھ آٹا دیا جب ہولی بُجھ چُکی تو
ایک جاٹ نے اُس مشر سے کہا غ دادا تو روز ہمیں ٹھگے ہے

* یعنی لڑائی اور فساد

یہہ تو بتا ہولی ماتا کیا ہوئے ہے م مشر بولا نع ارے مورکھ تجھے خبر نہیں
بھائی ایک راچھس تھا ہرنکس اسکا پوت پرلاد سدا رام رام جپا کرے تھا پر باپ
یہہ چاہے تھا کہ وہ رام کا نام نہ لیا کرے اور اسنے اپنی ساری نگری میں یہہ
ڈھونڈورا پھیر دیا تھا کہ جو کوئی رام کا نام لیگا اسپر بہت سا ڈنڈ
ڈالا جائیگا تو جانے ہی ہے ٹھاڑے کا راج سر پر سب مان
گئے پر اسکے پوت نے جو رام کا بھگت تھا نہ مانا پھر تو اس راچھس
کو کرودھ آیا اور من میں بچارا جو یہہ کسی طرح مر جاے تو اچھا ہے
پہلے تو اسے ایک پہاڑ پر سے نیچے ڈالدیا پر وہ نہ مرا پھر اور کئی
اپاے کیے پر کچھ نہ ہوا ندان اسکی بہن ہولی بولی لاؤ میں اسکو
آگ میں لیکر بیٹھ جاؤں میں تو بجر* کی ہوں یہہ جل جائیگا میں
نہیں جلنے کی پھر بھی رام کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ تو جل گئی اور رام
نے پرلاد کو بچالیا تب سے لوگ ہولی پوجتے ہیں کہ ہمارے لڑکوں کی
رچھا کرے بھائی یہہ ہولی ماتا کی کتھا ہی م ہولی پوجنے کے
بعد پھر سب کے سب ناچ گانے میں مشغول ہو گئے اور دف بجا کر اچھلنے
کودنے لگے جب ہولی پھک چکی اور آگ میں سے شعلے اٹھنے

* یعنی پتھر۔

بند ہو گئے تو ایک شخص جلتا ہوا اُپلا اپنے ہاتھ میں لیکر کسی کوئیں
کیطرف دوڑا گیا اور ایک سانس میں وہاں ڈالکر اُلٹا چلا آیا اور آتے
جاتے کہیں دم نہ لیا اور اِس عمل سے اُسکا مقصد یہہ تھا کہ جسطرح
یہہ جلتا ہوا اُپلا ٹھنڈا ہوا ہے اُسی طرح ہم بھی ٹھنڈے رہیں بعض
آدمیوں نے اُن ہاروں کی راکھ جو لڑکوں نے ہولی پر چڑھائے
تھے تبرک سمجھکر اس غرض سے اپنے پاس رکھ چھوڑی کہ جب
کسی کے سر میں درد ہو تو وہ اُسکے ماتھے پر لگا دیں اور جو بالیں
جاٹوں نے ہولی کی آگ پر بھونی تھیں اُنکے دانے ہر ایک شخص
نے اناج کی کوٹھی میں ڈال دیے کہ کسی طرح اُسکی کمی نہو دوسرے
روز صبح ہوتے ہی گانو میں بڑا غل شور مچا کوئی جاٹ اپنے
کھیت پر نہ گیا مرد تو رنگ کے بھرے ہوئے لوٹے لیکر گلیوں
میں پھرنے لگے اور جو ملا اُسکے اوپر رنگ ڈالا اور ہر ایک سے خوب
گالی گلوج کی عورتیں اپنے مکانوں کی چھتوںپر ہو بیٹھیں اور جو
شخص اُنکے مکان کے نیچے ہو کر گزرا اُسپر رنگ ڈال دیا بلکہ
کیچڑ اور گوبر بھی خوب پھینکا دولت رام کی جو کہیں شامت آئی

یہہ بھی تماشا دیکھنے کو باہر نکل آیا اور گلیوں میں پھرنے لگا جاٹنیوں
نے وقت پاکر اُسے آگھیرا اور خوب گھونسے مارے ہرچند لوگ
پُکار ا کیے غ یہہ تو یہاں کا جمائی ہے م مگر اُنہوں نے ایک
نہ سُنی اور جب تک اُس نے ایک گڑ کی بھیلی دینے کا اقرار نہ کیا
تب تک اُسے نہ چھوڑا دولت رام اُس روز اِتنا پِٹا کہ اُسے
چھٹی کا دودھ یاد آگیا اور آیندہ کے واسطے قسم کھائی کہ اب کبھی
گانو کی ہولی دیکھنے نہیں آنیکا اُسکا سُسر اچھمی داس اُس سے
کہنے لگا غ لالہ صاحب آج آپ نکل کر کیوں گئے مکا رام جانے
آج کے دن تو یہہ جاٹ گڑ کے مارے بنیوں کا پھوس اُدھیڑ
دیں ہیں تُم شہر کے لالہ چھٹانک بھر کھانا کھاؤ اور یہہ جنگل کی
رہنے والیاں روز ڈھائی مَن بوجھ سر پر اُٹھا کر کوس بھر لیجائیں
اور کوس بھر لے آویں کہاں تُم کہاں یہہ بھلا لالہ کیوں
چوٹ کھائی م دولت رام کی اُس روز ایسی گت نہوئی تھی کہ
وہ دوسرے روز اُس گانو میں رہنے کا نام لیتا صبح ہوتے ہی
شہر کو روانہ ہُوا اور وہاں آکر سارا حال اپنے باپ کے روبرو بیان

وہ بولا ع میں پہلے ہی سمجھا تھا کہ جاٹ کی جات اکھڑ ہوتی ہے
ایسا نہو کہیں یہہ لوگ تجھے ستاویں سو ہی ہُوا اور تیرے سسرے
بھی خوب آدمی ہیں اُنہوں نے نہ بچایا م دولت رام نے کہا
ع واہ اُنکو اپنی ہی جان کی پڑ رہی تھی مجھکو کیا بچاتے
م دولت رام کو گانو سے آئے ہوئے پندرہ روز بھی نہ گزرے
تھے کہ نہال چند کو شدت سے بخار آیا ایک روز تو بالکل
بے ہوش پڑا رہا دوسرے روز جب آنکھ کھولی تو بولا ع خوشحال چند
ہمارا انت آن پہنچا ہے جو دولت کے لڑکے کو بُلا لے تو ایک نظر
دیکھ لیں پھر چلا چلی کا معاملہ ہے م خوشحال چند نے فوراً ایک
آدمی گانو کو روانہ کیا اور لڑکے کو جاٹنی اور جاٹ سمیت بُلوا بھیجا
مگر لڑکا ابھی آنے بھی نہ پایا تھا کہ نہال چند کا حال بگڑ گیا یہہ دیکھتے
ہی خوشحال چند نے ایک پنڈت کو بُلایا اور اُس سے نہال چند کے بستر
کے برابر ایک چوکی پر بٹھایا اور بھاگوت گیتا کا پاٹ کرایا اِس عرصے
میں ہیرا بھی کئی دفعہ وہاں آئی اور اُسکو بیہوشس دیکھکر کہہ گئی
ع اَب بھیّا ہار رہیں جو کچھ بنے اِنسے پُن کراؤ م خوشحال چند

بھی سمجھ گیا کہ اب اِنکا بچنا مشکل ہے اور اِسی خیال سے جب کبھی
نہال چند آنکھ کھولتا اور ہوش میں آتا تو وہ کچھ نہ کچھ چیز خواہ
گاے خواہ مٹھائی خواہ نقد روپیہ اُس سے پُن کرا دیتا تھوڑی
سی دیر میں نہال چند کا حال اور بھی بگڑ گیا اور خوشحال چند نے اسے
کھانا پانی دینا چھوڑ دیا کبھی کبھی گنگا جل اُسکے مُنہہ میں ٹپکا دیتا
اور کچھ نہ دیتا شام کے وقت اُسنے اپنے مُنیب سے کہا غ
لالہ جی کی بچنے کی آس نہیں ہے جہاں تک ہو سکے اِنکا بمان
جلد بنوانا چاہیے بلکہ رات بھر میں تیار ہو جائے تو بہتر ہے سویرا
پکڑ جائیں تو پکڑ جائیں م مُنیب بمان کے بنوانے میں مصروف
رہا اور خوشحال چند اور دولت رام تمام رات نہال چند کے پاس
بیٹھے رہے پہر رات باقی تھی کہ یکایک نہال چند کو ہچکی آئی
خوشحال چند فوراً اُٹھا اور اُسکا ہاتھ پکڑ کر نبض دیکھنے لگا جب
نبض کا کچھ پتا نہ ملا تو وہیں تھوڑی سی زمین لپوا کر اُسپر تل اور کشا
بچھا دی اور نہال چند کو چارپائی سے اُتار کر وہاں لٹا دیا اور
اُسکا سر اپنے زانو پر رکھا پھر اُسکے مُنہہ میں پنچ رتنی* ڈالی

* مونگا موتی سونا چاندی اور تانبا ۱۲

نہال چند نے ایک یا دو ہچکیاں اَور لی تھیں کہ اُسکی جان نکل گئی
خوشحال چند ہائے لالہ جی کہکر رویا اُسکی بیوی نے بھی اُسوقت
تو ایک دو آنسو ٹپکا دئے مگر پھر اُسکی خوشی* کا حال کچھ نہ پوچھو
صُبح ہوتے ہی مُنیب نے نائی کو بُلاکر کہا کہ لالہ کے مرنے
کی ساری برادری میں خبر کر آ م وہ اُسی وقت سب جگہہ جاکر پکار آیا
کہ لالہ نہال چند کال کر گئے ہیں م اور پانچ چار جاچکوں* کو
خوشحال چند کے مکان پر لیتا آیا کہ وہ گانے بجانے کا شغل کریں
اِس عرصے میں خوشحال چند اپنے باپ کی لاش کے پاس عورتوں
کو چھوڑکر آپ باہر گلی میں آکر زمین پر ہو بیٹھا نہ بوریا بچھایا نہ کپڑا
برادری کے دو چار آدمی اُسکے پاس آ بیٹھے جس قدر دِن چڑھتا گیا
اُسی قدر لوگ آتے گئے مرد تو باہر اِکٹھے ہوتے گئے اور عورتوں
کے غول کے غول اندر مکان میں ہیرا کے پاس جمع ہوئے اِنمیں
سے جوان جوان عورتیں جو بہت سا زیور اور اچھے اچھے کپڑے پہن

* ہندوونکے ہاں بُڈھونکے مرنے کی بہت خوشی ہوتی ہے کیونکہ وہ لوگ یہہ خیال کرتے ہیں کہ بُڈھا آدمی اپنی عمر طبیعی کو پہنچکر مرتا ہے اور اپنے پیچھے سب بال بچونکو چھوڑ جاتا ہے ۱۲
* طبلہ سارنگی بجانیوالے کو ہندی میں جاچک کہتے ہیں ۱۲

کر آئی تھیں کھڑی ہو کر ناچنے لگیں اور ہنسی ٹھٹھے کی باتوں میں مشغول ہوئیں
کوئی کہتی تھی ع ہے ہے بڈھی تجھے روویں گلی کے کتے ۔ کوئی
بولی ع کیا کہو ہمارے داداجی کو دادی جی نے بلا لیا ۔ ایک
نے مونگا سے کہا ع اری تو بھی دادڈھرے کو پیٹ لے پھر
کب کب آوینگے ۔ وہ تو پہلے ہی سے کھیل کود میں مشغول تھی
چہل کی باتیں کر رہی تھی اس قسم کی گفتگو سے اور بھی بھڑ اگئی
جو زبان پر آیا بول اٹھی باہر جہاں مرد جمع تھے جا جک ایک طرف
بیٹھے ہوئے بھجن اور راگ گا رہے تھے طبلہ سارنگی بجا رہے تھے
یہہ سب باتیں ہو رہی تھیں کہ اتنے میں مینا اور تیجرام بھی
لڑکے کو لیکر آ گئے خوشحال چند نے بچے کو گود میں لیکر کہا ع
بیٹا جنہوں نے تجھ کو بلایا تھا وہی نہیں رہے ۔ پھر ایک آدمی
کو پکارا اور کہا ع جا اسکو گھر میں لیجا اور اسکی ماسے کہہ اسکو
زیور کپڑا پہنا کر دھاڈے کو دیدے ۔ جب ٹھیک دوپہر ہوئی

---

* بعضے لوگ دادیا سسرے کو دادسرا کہتے ہیں ۱۲
* دھاوڑا دھائے کا مذکر ہے ۱۲

تو بجرا بنکر تیار ہوا اُسکے چاروں طرف تمامی اور کناروں پر کلابتوں
کی جھالر لگی ہوئی تھی کنگوروں پر چاندی کے ورقوں سے مَنڈھی
ہوئی کھوپرے کی بٹیاں اور چھہارے پروے ہوے تھے
بجرے کے تیار ہوتے ہی خوشحال چند بھدّر ہوا اور سر کے سارے
بالوں میں سے چوٹی باقی رہنے دی پھر نہا دھو کر دھوتی بدلی
اور جنیو گلے میں ڈالا اور کوری ٹھلیا میں پانی بھر کر کندھے
پر رکھ اندر مکاں میں لیگیا اور اُس سے اپنے باپ کی لاش کو
نہلایا پھر پنڈ دان کر کے اُسکو بجان میں رکھدیا اور اوپر سے دوشالہ
ڈالکر سُتلی اور کلاوے سے باندھ دیا

جب سب تیاری ہو چکی تو ہیرا اور مونگا نے مُردے کے
پانو پر ایک ایک ناریل اور کچھ پیسے رکھکر پوجا کی تاکہ اُسکے
قدموں کی برکت اُنکے گھر سے نجائے جب مردلاش کو اُٹھانے لگے تو

۱ دولتمند ہندو بڈھی آدمی کی آرتھی بہت سا روپیہ لگا کر تیار کراتے ہیں اور اُسکی شکل کبھی
بجرے اور کبھی چوکھونٹی کشتی کے طور پر بنواتے ہیں
۲ کنگورہ اصل میں کنگرہ ہے ۱۲
۳ اونچی ذات برہمن چھتری ۱۲ کو ایک خاص طریق سے جنیؤ پہنا اور گایتری
اور باپ کے مرنے پر جنیؤ پہن لیتے ہیں

خوشحالو نے آکر اُسے روک لیا اور کہا غ پہلے میرا نیگ دیتے جاؤ جب میں اُٹھنے دونگی م اُسی وقت خوشحال چند نے اُسے پانچ روپے دیئے پھر کئی آدمی بمان کو کندھے پر اُٹھاکر رام رام ست ہیں کہتے ہوئے باہر نکل آئے اور جمنا کیطرف لے چلے نائی اور جاچک جو باہر بیٹھے ہوئے گا رہے تھے اپنا اپنا طبلہ سارنگی سنبھالکر سب کے آگے ہو لیے اور یہہ بھجن گانے لگے غ

غ ::: بھجن	م ..... ترجمہ اور مطلب
جیا کو سوچ بھیو میری ناؤ پڑی منجدھار جا پھسی گہرے پانی ہیں سوجھت وار نہ پار	دل کو فکر ہے کیونکہ میری کشتی دھارا کے بیچ میں جا پڑی ہے گہرے پانی میں جا پھسی اب نہ وار دکھائی دیتا ہے نہ پار
اندھا دھند طوفان چلت ہی کس ڈھہ اُتری گی پار جیا کو سوچ بھیو الخ	طوفان بڑی شدت سے چل رہا ہی کشتی کیونکر پار اُترے گی دل کو الخ

سگری عمر میں نے پاپ کمای لکھون کروڑ ہزار ایسی ادھم کو ٹھور کہاں ہے تم بن تارن ہار	میں ساری عمر ہزاروں لاکھوں کروڑوں گناہی کرتا رہا اسے نجات دینے والے ایسے حقیر آدمی کو تمہارے سوا اور کونسا ٹھکانا ہے
جیاکو سوچ بھیو الخ	دل کو فکر ہے الخ
کیسی کروں اب یہہ زندگانی جبکی ہوگئی چھار اپنے تھے سو بھئے بگانے دشمن ہوگئی یار	کیا کروں یہہ زندگانی تو جی کا جھاڑ ہوگئی جو اپنے تھے وہ بیگانے ہوگئے جو یار تھے وہ دشمن ہوگئے
جیاکو سوچ بھیو الخ	دل کو فکر ہے الخ
وشن جگت کو چیت سی تارو ہر کی اور پکار ادھم ادھارن پار کرینگے گن او گن بچار	ای وشن خدا کو یاد کرکے اس جہان کا خیال دل سے چھوڑ دے جو حقیر آدمی کو بخشتے ہیں وہی نجات بھی دینگے اور اچھے برے عمل کا خیال نہیں کرینگے
جیاکو سوچ بھیو الخ	دل کو فکر ہے الخ

م نائی! اور جا چک دس دس قدم پر ٹھیرتے جاتے تھے
اور بھجن گاتے جاتے تھے اور جب ایک جگہہ کھڑے ہو کر گا چکتے
تھے اور آگے بڑھنے کا ارادہ کرتے تھے تو ایک آدمی نہال چند
کی لاش پر سے مکھانے اور گونٹے کے پھول نثار کر دیتا تھا
دولت رام پیادہ پا اور اُسکا بیٹا ایک آدمی کے کندھے پر چڑھا
ہوا دونو مُردے کے کان میں گھنٹے بجاتے جاتے تھے بہتیری
عورتیں بچوں کو لیکر گلی کوچوں کے دروازوں پر تماشا دیکھنے
آکھڑی ہوئیں اور مکھانے اُٹھا کر اِس خیال سے لڑکوں کو کھلانے
لگیں کہ اُنکی بھی عمر بڑی ہو
جب مرد لاش کو لیکر چلے گئے تو عورتیں بھی ہنستی بولتی ٹھٹھے
مارتی مردوں کے پیچھے ہو لیں اور دس دس قدم پر ٹھیر ٹھیر کر جمنا
تک اُنکے ساتھ چلی گئیں جسوقت سب لوگ جمنا پر پہنچ گئے تو
خوشحال چند مردوں کو لیکر مرگھٹ کیطرف چلا گیا اور عورتیں
اُنسے علیحدہ ہو کر جمنا میں نہانے لگیں پھر کپڑے سُکھا کر گھر کا
رستہ لیا اور ایک نائین کے پیچھے یہہ راگ گاتی ہوئی چلی آئیں

غ راگ	م ترجمہ اور مطلب
ناین ہے ہے بابارنون نے مارے مواتی	ناین کہتی ہے... ہے ہے صاحب عورتوں نے مواتیوں کو مارا چکلا اور بیلن اور جلتی ہوئی لکڑی ماری
چکلا مارا بیلن مارا اور ماری جینواتی	
دھن رنوں دی چھاتی رنوں نے ماریمواتی	آفرین ہے عورتوں کی چھاتی کو اُنہوں نے مواتیوں کو مارا
عورتیں... ہے ہے بابارنوں نے مارے مواتی	عورتیں بولتی ہیں ہے ہے صاحب عورتوں نے مواتیوں کو مارا

م مَرد بھی جب لاش پھوک چکے تو جمنا میں نہائے اور نہا دھو کر گھر کی طرف چلے رستے میں اور بہتیرے آدمی جو لاش کے ساتھ نہیں گئے تھے آملے اور خوشحال چند سے کہنے لگے غ کیا کہو صاحب

* کہتے ہیں کسی جگہہ میواتیوں نے ڈاکا ڈالنا چاہا تھا مگر وہاں کی عورتوں نے اُنہیں مار کر بھگا دیا اس راگ میں وہی بیان ہے اور دستور ہے کہ ادنیٰ ادنیٰ امر پر راگ بن جاتا ہے ۱۲

بڑو لگا بیٹھا رہنا ہی بڑی بات ہے کیا ہوا تھا کچھ بیمار رہے تھے
م اسمیں اُنکا مُنیب بولا ع رائے صاحب بڑے بھاگوان تھے
اِس اَسّی بَرس کی عُمر میں کیسی کاٹھی تھی روز جمنا جی نہانے چلے
جاتے تھے م ایک اَور بولا ع جبھی تو کچھ دُکھ نہ دیکھا نہیں
تو مہاراج مہینوں گھر میں پڑے ہوئے سڑا کرتے ہیں یہہ جمنا
جی ہی کی کرپا ہے کہ پرسوں ذرا بیمار پڑے اور آج چل بسے
خوشحال چند جی کا اور اُنکا اتنا ہی سنجوگ تھا م اِس قسم کی باتیں
کرتے ہوئے سب کے سب خوشحال چند کے گھر تک آئے خوشحال چند
نے آتے ہی پہلے اپنی گیلی دھوتی اُس جگہہ ڈال دی جہاں
اُسکا باپ مَرا تھا اور پھر باہر آکر سب کو سلام کرکے رُخصت کیا

جب سب لوگ چلے گئے تو خوشحال چند دیوانخانے کے صحن
میں شطرنجی بچھا کر ہو بیٹھا اور مُنیب سے کہنے لگا ع مُنیب جی
آج تو ہم بہت تھک گئی م وہ بولا ع لالہ صاحب مُردے
کے ساتھ آدمی مُردہ ہو جاتے ہے اور آپ تو رات بھر کے
جاگے بھی تھے م جب شام ہوئی تو اچارج نے آکر اُس مقام

پر جہاں نہال چند مرا تھا ایک بڑا چراغ جلایا اور گھر والوں سے
کہا غ اِس دیے کو دیکھتے رہنا یہہ بجھنے نپاوے م اِتنے میں
ایک عورت نے پوچھا غ مشرجی یہہ دیا کیوں جلایا کریں ہیں
م اچارج نے جواب دیا غ جب پرانی یہاں سے نکل جاتا ہے
تو اُسکو ایک اندھیرے جنگل میں جانا پڑتا ہے جو اُسکے پاس دیا
نہو تو رستا ٹٹولتا ہی مرجائے م اچارج چراغ روشن کر کے
چلا گیا اور اُسکے جاتے ہی برادری کے دو چار آدمی اُنکے مکان پر
آئے اور چولھے میں آگ سُلگوا گئے

چار روز تک اچارج صبح ہی آیا اور پنڈ دان کرا کر چلا گیا
خوشحال چند بھی روز صبح اور شام جمنا پر گیا اور ٹھلیا میں پانی
بھر لالایا اور عورتوں میں اس عرصے تک خوب ناچ کانا رہا
چوتھے روز صبح ہی اچارج آیا اور پنڈدان کرا کر خوشحال چند کو
جمنا پر لیگیا اور جلی ہوئی لاش کی راکھ ہڈیوں سے جدا کر کر اُسکے
ہاتھ سے دریا میں پھکوائی پھر ہڈیوں کو ایک تھیلے میں بھر کر
کسی آدمی کے ہاتھ گنگا بھیجدیا اور اپنے پروہت کے نام اِس

مضمون کی چٹھی لکھدی کہ اِن ہڈیوں کو تم اپنے سامنے گنگا
میں ڈلوا دینا اور ہماری چٹھی کا جواب بھیجدینا وہ آدمی تو چٹھی لیکر
وہیں سے سیدھا گنگا کو روانہ ہوا اور خوشحال چند نہا دھوکر اپنے
گھر آیا نائی پہلے ہی برادری کے لوگوں میں سب جگہہ پکار آیا تھا
غ آج اُٹھاونی ہے م دوپہر کے بعد سب لوگ آئے اور سطرنجی
کی پٹیوں پر جو خوشحال چند کے گھر کے آگے گلی میں دو طرفہ
آمنے سامنے بچھی ہوئی تھیں بیٹھ گئے تھوڑی دیر بعد لچھمی داس
نے کچھ روپے نقد اور ایک پگڑی پیش کی نائی نے بلند آواز سے
کہا غ لالہ لچھمی داس اِتنے روپے اور ایک پگڑی دیویں ہیں
م یہہ کہکر دونو چیزیں خوشحال چند کے آگے رکھدیں پھر
کسی نے روپے اور پگڑی اور کسی نے صرف نقد روپیہ دیا خوشحال چند
نے اپنے اور اپنے رشتہ داروں کے دامادوں کو اور ہیرا نے اپنے
ہاں کی لڑکیوں کو روپے دیئے پھر خوشحال چند سب لوگوں
کے ساتھ دیوان خانے میں گیا مُنیب نے کوٹھی کھولی بستا بچھایا
اور چٹھا اُٹھا کر خوشحال چند کے ہاتھ سے لکھوالیا اِسکے بعد خوشحال چند

نے ایک ایک کو سلام کرکے رخصت کیا پھر جہاں جہاں اپنے
باپ کی خبر بھیجنی منظور تھی وہاں چٹھیاں لکھ بھیجیں اور ہر ایک
چٹھی کا تھوڑا سا کنارہ پھاڑ ڈالا کہ پڑھنے والا چٹھی کے کھولتے
ہی جان جاے کہ اِسمیں کسی کی موت کی خبر ہے

دَسویں روز خوشحال چند نے دَس پنڈ دان کیے اور
گیارھویں دِن اچارج کو بُلاکر لحاف توشک پلنگ اور نئے
کپڑے چاندی کا حُقّہ پالکی اور اور بہت سی چیزیں اُسکے حوالے
کیں اور اُسی پلنگ پر بٹھا کر پہلے اُسے کچھ مٹھائی کھلائی
پھر سارا اسباب دیکر رخصت کیا اِسمیں دولت رام اپنے
باپ سے پوچھنے لگا غ لالہ جی یہہ اسباب کیوں دیتے ہیں
م وہ بولا غ بھائی جب اِس شریر میں سے پران نکلجاتے
ہے تو اُسکا کوئی شریر نہیں رہتا اِس لیے دس دن تک
پنڈ دان کرکر اُسکا ایک شریر بناتے ہیں پر پورا شریر اُسکو
دسویں دن ملے ہے جب شریر بنا تو اُسکو سب ہی چیزیں چاہئیں
اِسواسطے گیارہویں دن اُسکے نام پر یہہ سب اسباب اچارج

کو دیا جاتا ہے کہ اُسکو پہنچ جاوے اور وہ کچھ دُکھ نہ پاوے م

اِن چیزوں کے سوا خوشحال چند نے اور بھی بہت سا کچھ صرف

کیا تمام برادری اور صرآفے میں مگدّ بنوا کر بانٹے

جب خوشحال چند کریا کرم سے فارغ ہُوا تو پھر معمولی

پوشاک پہنی اور اپنا کام بدستور جاری کر دیا

نہال چند کو مرے ہوئے تھوڑے ہی دن ہوے تھے

کہ ایک روز رات کے وقت ہیرا نے خوشحال چند سے کہا غ

اب چھورے کی لینی کر لو پر اُسکا پرچیا مشکل ہے جو بہو کچھ

دنوں اپنے باپ کے ہاں جا کر رہے اور چھورے کو روز

اپنے پاس بُلا کر رکھے تو اچھی بات ہے م خوشحال چند بولا

غ تو بہو کو گانو بھیجدو م اُسکے کہنے کے موافق ہیرا نے

مونگا کو گانو کی طرف روانہ کیا اور کہدیا غ بہو جہانتک

ہوسکے چھورے کو اپنے سے پرچا لیجو م اور ایک نوکر بھی اُسکے

* ایک قسم کی شیرینی ہوتی ہے جو میدے گھی اور کھانڈ کی بنتی ہے ۲ * بچے کو دایہ کے ہانسے لینے کو لینی کی رسم کہتے ہیں ۱۲

ساتھ کر دیا کہ شائد لڑکا اُس سے ملجائے

مونگا کو گانو گئے ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہُوا تھا کہ وہاں جنگل میں کنجروں کا ایک ٹانڈا آپڑا پہلے تو سب نے اپنی اپنی سرکیاں ڈال لیں پھر کُچھ آدمی گانویں چوری کا مال بیچنے چلے گئے اور بعض اِدھر اُدھر بھیک مانگنے لگے کوئی جنگل میں دھونی رما بیٹھا اور طرح طرح کی فریب کی باتیں کر کے لوگونکا مال ہتھیانے لگا کوئی فقیر کا بھیس بدل بدن میں بھبوت رما بیٹھا اور جٹا چھوڑ ہاتھ میں تو بنایا چمٹا لے گانویں اَلکھ جگانے لگا اُنکی عورتیں بھی بھیک مانگتی ہوئی گانویں جاتیں اور جو کُچھ ہاتھ لگتا آنکھ بچا کر اُٹھا لاتیں اور اگر کسی بچے کو گلے میں زیور پہنے ہوئے کھڑا دیکھتیں تو تاک لگا کر کسی نہ کسی طرح سے اُسکا زیور اُڑا لاتیں کبھی اَیسا بھی ہوتا کہ کوئی کنجر گانویں کسی شخص سے کُچھ خریدنے جاتا اور سودا چکاتا اِتنے میں اُنکے گروہ کے بہت سے آدمی وہاں آکر موجود ہو جاتے اور اُس شخص کو دھوکا دیکر زیادہ لینا چاہتے اگر وہ ٹھنڈے کلیجے

دیدیتا تو خیر ورنہ اپنے بچونکو اُسکی دُکان کے آگے زمین پر پٹخ
دیتے اور واویلا مچاتے اِس صورت میں وہ شخص ناچار ہوکر
یا تو اُنہیں کچھ زیادہ دیدیتا یا قیمت پھیر کر اپنے مال سے
ہاتھ دھو بیٹھتا اگر اُنکی عورتیں چوری کرتی ہوئی پکڑی
جاتیں تو وہ حیلے بہانے سے بھاگ جاتیں یا اُنکے خاوند دوڑے
آتے اور فریب اور خوشامد کی باتیں کرکے اُنہیں چھڑا لیجاتے
ایسی ایسی دغابازیوں سے اِن کنجروں اور کنجریوں نے
سورج پور میں سے بہت سا مال اُڑایا ایک روز کا ذکر ہے
کہ ٹھیک دوپہر کے وقت کروڑی مل اور اور بچے مینا کے گھر
کے باہر کھیل رہے تھے ایک کنجری اُدھر سے گزری اور
کروڑی مل کو پکڑ کر اُسکے کپڑے اُتار لیگئی وہ اُسی وقت روتا
ہوا مینا کے پاس آیا اور اپنے ہاتھوں کو اُسکے سامنے کرکر
کہنے لگا غ اَاَ ہاؤ کروڑے م اِسمیں ایک اور لڑکا بھاگا ہوا
آیا اور کہا غ کنجری نے م مینا اُسکے ننگے ہاتھ دیکھکر
گھبرائی اور مکان کے باہر آکر چیخنے لگی غ دیکھو تو ابھی رانڈ

لوگ ماگتی آتی تھی پل بھر نہیں ہوا چھورے کے کڑولے اُتار لیگئی
اسکا ستیاناس جاے نپوتی رانڈ روز آکر یہی کرتوت کرجاتی
ہے کوئی مرتا جیتا گانوئیں ایسا نہیں جو انکی خبر لے ۔ مینا کی
یہہ آواز سُنکر اور دو چار عورتیں اپنے اپنے گھر سے باہر نکل
آئیں اور ہاتھہ مل مل کر کہنے لگیں ۔ کیا کہو بہن جانے یہہ
رنڈیاں کہاںسے دکھ دینے آگئی ہیں سب کو گانوئیں ستا رکھا
ہے ۔ اتفاقاً دولت رام بھی گانوئیں اپنے سُسرے کے پاس
آیا ہوا تھا اُسنے جو ہیں یہہ خبر سُنی دوڑا ہوا مینا کے مکان
پر آیا اور لڑکے کو روتا ہوا دیکھکر گود میں اُٹھا لیا اور چھاتی
سے لگاکر پیار کیا مینا اُس سے کہنے لگی ۔ لالہ جی بھگوان
کو میرا مُنہہ اُجلا کرنا تھا جو آج چھورا بچ گیا اُس رنڈیا نے
تو کچھہ بات چھوڑی نہیں تھی وہ تو بہت سے چھورے کھیل
رہے تھے نہیں تو پکڑ کر اُسے جھولی میں ڈال لیتی ۔ وہ بولا
۔ چودھراین اس طرح بالک کو نہیں چھوڑ دیا کرتے خیر
اب جو کچھہ ہوا سو ہوا آگے کو چوکس رہیو ۔ شام کو جب

تیجرام گھر آیا اور حقہ بھر کر چوپاڑ میں جانے لگا مینا نے اُس سے
کہا ع آج رامجی نے بڑی خیر کی ہمارا کالا مُنہہ نہیں ہونا
تھا نہیں لینے کے دینے تو پڑ گئے تھے کہلائے کا نام نہوتا
رولائے کا ہو جاتا سب یہی کہتے جو کُچھ کیا اِن جاٹوں نے کیا
م وہ بولا ع بتا تو کیا ہُوا م مینا غُصّے میں آکر بولی ع ہوا
کیا میرا موںڈ کیا تینے ابھی نہیں سُنی م وہ بولا ع اپنے
ڈھوروں کی سوں بابا کی سوں مینے نہیں سُنی م مینا بولی
ع آج چھورا رام کے گھر سوں پھرا ہے ایک رانڈ کنجری
اُس کے کڑولے اُتار کر لے گئی کوئی ہمارا اِن آڑے آگیا نہیں
یہہ رنڈیاں تیس برس کے بالک کو کب چھوڑیں ہیں جھولی میں
ڈالکر لیجائیں ہیں م یہہ بات سُنتے ہی تیجرام کُچھ سُست ہو گیا اور
بولا ع دیکھ جو کل ہی اِنکے ڈیرے یہاں سے نہ اُکھاڑ دوں
تو جاٹ مت کہیو م پھر وہ چوپاڑ میں چلا گیا اور اور جاٹوں سے
جو وہاں بیٹھے تھے کہنے لگا ع میں تم سے روز کہوں تھا اِن
کنجروں کا گانو میں آنا اچھا نہیں ہے آج ہمارا چھورا گھر کے باہر

کھیلتا پھرے تھا ایک رانڈ آئی پہلے تو اندر باکھل* میں
گئی اور وہاں سے ٹوک لے باہر آئی وہاں چھورے کا گلا
بھیچکر کڑوے اُتار لیے جانے یہہ یہاں کیوں آگئے ہیں
م پھر گانوکے چودھری کی طرف مخاطب ہوکر کہا ع جو
تو کچھ کرے تو ہوئے اِنکو یہاں سے کیوں نہیں نکال
دیتا م یہہ سُنکر گانوکا پٹواری بولا ع تیجرام سچا ہے تُم نے
سنا نہیں ایک دفعہ اِن کنجروں نے رَتن پور کے باہر ڈیرے
ڈالے پہلے اپنے بَیَّردں کو گانو میں بھیک مانگنے کو بھیجا
وہ سارے گانو میں پھریں ایک کنجری کسی سُنار کے مکان
میں گھسکر اُسکا سارا بھید جان گئی پھر اپنے مَردوں سے آکر کہا
جو کوئی دو پھر کو لگائی کا بھیس بدل کر اُس سُنار کے گھر جائے
تو گھنا مال ہاتھ لگے سُنار باہر کے دالان میں بیٹھے ہوئے گھڑ
رہے ہونگے وہ اندر چلا جائے جو بَیَّروں کو جاگتا پائے تو
کچھ بہانہ کر چلا آئے اور جو وہ سوتی ہوں اور سوتی تو ہوں ہی
گی گرمی کے دن ہیں وہ اندر ایک کوٹھڑی میں چلا جائے

* یعنی صحن ۱۲

وہاں چنے بھرے ہوئے ہیں پھر رات تک چپکا کوٹھڑی میں بیٹھا
رہے پھر جب سب سو جائیں تو کوٹھڑی میں سے باہر آوے
اور جو مال ملے لیکر چلا آئے چودھریوں اُن میں سے ایک
کنجر نے یہی کیا تین دن تک اُس کوٹھڑی میں سے نکلنے کا
کوئی ڈول اُسے نہ سوجھا تیسری رات وہ پانسو روپے کا اسباب
لیکر باہر نکل آیا سویرے سُناروں نے جو اپنے صندوق
دیکھے تو سر پیٹنے لگے دوسرے دن رات کو وہی کنجر جاٹنی
کا بھیس بدل کر برابر کے مکان میں گیا اور ایک عورت کو سوتا
ہوا دیکھا اُسکی نتھ میں تانت باندھنے لگا اور یہہ چاہے
تھا کہ باہر جاکر تانت کھینچلے اور نتھ لیکر بھاگ جائے پر وہ
عورت جاگ اُٹھی اور بہت رولا کیا کنجر بھاگا پر اُس عورت
کے مالک نے جاکر اُسے کھائی کودتے ہوئے پکڑا اور مُشکیں
باندھ چوپاڑ میں لے آیا وہاں اُسکو بہت سا مارا سُنار
بھی آیا اور کہنے لگا ارے اِسی حرامزادے نے میرا مال لیا ہے
جو تھا دِن سے بیٹھنے دوپہر کو ایک عورت اِسی طرح کے کپڑے

پہنے اپنے گھر میں جاتے ہوئے دیکھی تھی مجھکو کیا خبر تھی کہ
یہہ کنجر ہے اور ہمنے جو پیچھے چنوں کی کوٹھڑی کو دیکھا تو اُسمیں
روٹی کے ٹکڑے پڑے ہوئے پائے پھر اُنہوں نے اُس
کنجر کو پیٹ پاٹ کے چھوڑ دیا سو بھائی اِنکا نکال دینا ہی اچھا ہے
م اِس گفتگو کے بعد سب جاٹونکی یہہ صلاح قرار پائی
کہ جسطرح ہوسکے کنجروں کو اُٹھا دیں دولت رام کا سسرا لچھمی داس
یہہ بات سُنکر بہت گھبرایا اور کہنے لگا غ ارے گنگا لوں
کو گانوسے کیوں نکالو ہو کیا تمہارا یہی دھرم ہے م اُسکا یہہ
کہنا اِس وجہ سے تھا کہ اُسے اِن کنجروں کے رہنے سے
بہت فائدہ تھا اور وہ اُنسے چوری کا مال بہت سستا خرید
لیا کرتا تھا جب تیجرام نے لچھمی داس کی گفتگو سُنی تو بولا
غ لالہ جو آج کو کچھ اچھی بُری ہو جاتی تو تمسے کوئی نہیں
پوچھتا چھورا کہاں گیا سب یہی کہتے جاٹوں نے چھورا مروا دیا
کیا آج کا تمکو بیورا نہیں ہے م یہہ سُنکر لچھمی داس خاموش
ہو رہا اِستنے میں نمبردار بولا غ ارے بھائی اِسنے تو اُنسے

چوری کا مال خریدا ہے یہہ تو چور کا بھائی گٹھی چور ہے دیکھو
کل اُن کنجڑوں کو اور اُسے پولیس دار کے پاس لیجاینگے م
اِس گفتگو سے لچھمی داس ڈرا اور کہنے لگا غ بھائی ہم تم
تو ایک ہی تھیلی کے بٹّے ہیں ہمیں کیا ہماری طرف سے تم اُنکو
آج ہی نکال دو گانو کے مالک ہو چاہے تلوار سے اُنکا سر
کاٹ ڈالو ہم تو تمہاری رعیّت ہیں م نمبردار بولا غ کل معلوم
پڑیگی جب چوریکا سارا مال نکلوایا جاویگا کنجڑونکو گھر میں
بٹھا بٹھا کر بہت مال خریدا ہے م پھر تو لچھمی داس کے ہوش
اُڑ گئے اور تھوڑی دیر بعد نمبردار سے کہا غ چودھری ہماری ہی
تو سُن م اور اُسے اَلگ بُلا کر پانچ روپے اُسکے ہاتھ پر رکھ دیے
پھر بولا غ چوپاڑ میں بیٹھکر ایسی بات نہیں کہیں ہیں م نمبردار
نے دیکھا کہ بنیا دَب گیا جھپٹ پانچ روپے پھیر دیے اور کہا
غ اِس سے کیا ہوئے ہے ہزار روپے کا فائدہ تجھے ہُوا ہے
پانسو تو ہمیں بھی دے اور پانسو نہ دے تو سو سے کم تو ہم لیتے
بھی نہیں کیونکہ پانچ روپے لیکر اپنا نام رشوت کھانے والوں میں

گنواویں جھوٹا بھی کھاتے ہیں تو میٹھے کے لالچ م بنیئے نے اُسکی
بڑی خوشامد کی اور پچیس روپے دیکر اپنے گھر چلا گیا دوسرے
روز گانو کے بہت سے جاٹ ملکر کنجروں کے ڈیروں پر گئے
اور اُنسے کہا ع تم یہاں سے چلے جاؤ نہیں تو ہم لٹھوں
کے مارے سب کی کھوپریاں پھوڑ دینگے یا پولس دار کو بلاکر
سب کو گرفتار کرادینگے م وہ بولے ع چودھری ہم نے
کیا کیا ہے جو تمہاری یہہ مرضی ہے تو لو ابھی چلے م یہہ
کہکر اُنہوں نے اپنا سارا اسباب گدھوں پر لادا اور کسی
اور طرف کا رستہ لیا

اُنہیں گئے ہوئے تھوڑے ہی دن ہوئے تھے کہ
گانو میں ایک اور آفت آئی اتفاقاً ایک روز رات کے وقت
سورج پور سے کچھ فاصلے پر جنگل میں ایک نالے کے اندر
چار قسم کے آدمیوں کی آپسمیں ملاقات ہوئی ایک مینا تھا
ایک گوجر ایک میو اور ایک رانگھڑ مینا بولا یارو اب
تو بہت دن سے کچھ مال ہاتھ نہیں لگا ع رانگھڑ کہنے لگا

اور وہ اونٹ کہاں سے لایا تھا م مینے نے کہا غ اونٹ
کی جو پوچھے تو ہمارے بہنوئی نے ہم سے ایک اونٹ مانگا
تھا کسی ساہوکار کے اونٹ سڑک پر چلے جائیں تھے ہیں
اُنہیں سے ایک اونٹ اچھا معلوم ہُوا دن بھر ہم اُسکے
پیچھے پیچھے رہے جب رات ہُوئی تو اونٹ والا پڑاؤ میں جا کر
اُترا ہم بھی وہیں جا پڑے جب آدھی رات آئی اور رکھوالا سو
گیا تو ہمنے اُس اونٹ کی رستی کاٹی اور نکیل میں تار
باندھ کر دوسرا سرا اپنے ہاتھ میں لے باہر نکل آئے اور تار کے
سہارے اونٹ کو بھی باہر بُلا لیا پھر سوار ہو کر صبح ہوتے ہوتے
تیس کوس نکل گئے اور جس نے اونٹ مانگا تھا اُسے دیدیا
اور وہاں سے دوسرا اونٹ لے شام تک اپنے گھر آ گئے
سو وہ اونٹ تو ہمارے پاس نہیں رہا اب بتاؤ کیا کریں
م گوجر بولا غ یاروں یہیں سورج پور میں ایک ساہوکار
بڑا مالدار ہے کل جو میں گانو میں گیا اور ایک کہار کے مکان
کے پیچھے جا کر کھڑا ہوا تو کہاری اُس سے باتیں کر رہی تھی

اُتنے میں پوچھنے لگی یہہ انگوٹھی تو کہاں سے لایا کہار نے
کہا ہمارے لالہ جی نے دی ہے کنجر جو گانو میں پھرا کریں تھے
اُنسے لالہ نے بہت مال مول لیا ہے میں پانی کے گھڑے
لیکر جو اوپر گیا تو دیکھا لالہ جی کی کوٹھڑی کے آگے جہاں لالہ
سویا کریں ہیں سونے چاندی کا بہت سا مال پڑا ہے اور لالہ
اُسکو کانٹے میں تول رہے ہیں میں نے یہہ انگوٹھی دیکھکر
اُنسے کہا لالہ جی یہہ انگوٹھی مجھے دیدو اُنہوں نے کہا یہہ
پرائی چیز ہے پر تجھے مول دلا دینگے سو اُنہوں نے دو روپے
کو مجھے دلوا دی اور کہا کسی سے کہیو مت م گوجر کا یہہ کہنا
تھا کہ سب کے سب ساہوکار کا مال لوٹنے پر مُستعد ہو گئے
میو نے کہا ع چلو کوتھل دو م گوجر نے بھی یہہ بات مان لی
اِتنے میں بینا بولا ع یارو تم دونوں کوتھل دینے کے بڑے
دھنی ہو پر یہہ تو بتاؤ اُس ساہوکار کے مکان کی چھت
پر کوئی موری بھی ہے جو موری ہووے تو ریشم کا رسّا اور
گوہ میرے پاس ہے گوہ موری میں جا کر ایسی چمٹے ہے کہ

پھر وہانسے نہیں ہٹے ہے میں رسّا اسمیں باندھ کر اوپر چڑھ
جاؤنگا تا لیونکا گچھا مجھے دے دینا اور کوٹھل میں تو بڑی
مشکل ہے جو چوکیدار نے دیکھ لیا تو جاگ ہو جائیگی م رانگھڑ
نے کہا غ بھئی ہمیں تو اسکی حویلی میں کوئی موری نہیں
معلوم ہوتی م گوجر بولا غ یہاں کیوں باتیں بناوہو چلو
تو وہاں چلکر دیکھ لیجو م اِس گفتگو کے بعد سب کے سب
روانہ ہوئے اور جوہیں نالے سے باہر نکلے وہیں ایک گوتری
کی آواز اُنکے کان میں پہنچی یہہ آواز سُنتے ہی سب کے سب
نہایت خوش ہوئے اور کہنے لگے غ مار لیا ہے سوتا پاویگا
بھلا گوتری کا بولنا بھی کبھی خالی جائے ہے م گوجر بولا غ
یاروں آج کا دن خالی نہیں جائیگا جب میں گھر سے نکلا
تھا تو بائیں تیتر بولا تھا اور لوگ کہا کریں ہیں کھیت میت
گھر دائیں بائیں بنج کرائے (یعنی اگر کوئی شخص کھیت پر
جانیکا ارادہ کرے یا کسی سے ملنے کو یا گھر کیطرف جائے
تو دائیں طرف تیتر کا بولنا اچھا ہوتا ہے اور بنج بیوپار کو

جائے تو بائیں طرف) ء یہہ کہتے ہوئے سب آگے بڑھے
یکایک بائیں طرف سے گیدڑ بولا رانگھڑ نے گیدڑ کی آواز
سُنکر کہا ع پڑے موذی بنئے کے گھر پر ء گوجر نے کہا
ع ارے بائیں بولا ہے کیا ڈر ہے بنیا لہو جائیگا ء اس
قِسم کی باتیں کرتے ہوئے وہ سورج پور میں پہنچ گیے میو نے
نقب لگانی شروع کی اور اُسکے یار ایکطرف چھپے ہوئے
کھڑے رہے جب کو نقل لگ چکی تو پہلے اُنہوں نے ایک
لکڑی کے سرے پر ہانڈی رکھکر اُسکو اندر کی طرف بڑھایا
کہ شاید اگر کوئی آدمی اندر جاگتا ہو اور حملہ کرے تو ہانڈی
پر رُکے مگر وہاں کون تھا گھر میں سب بیہوش پڑے
سوتے تھے کِسی کو کُچھ بھی خبر نہوئی اِسکے بعد مینا پُھٹوال*
بنکر باہر کھڑا رہا باقی تینوں مکان کے اندر گئے اور رستے میں
جہاں جہاں کواڑوں کی جوڑیاں چڑھی ہوئی دیکھیں اُتار ڈالیں

* جب کئی آدمی کِسی مکان میں چوری کرنے جاتے ہیں تو وہ اپنے میں سے ایک شخص کو طاقت ور دیکھکر
اُس مکان کے باہر کھڑا کر دیتے ہیں تاکہ اگر کوئی شخص اُسکے سامنے آئے یا چوروں کے مقابلہ کرنیکا ارادہ کرے
تو وہ وہیں اُسپر ہتھیار چلاوے اور اپنے رفیقوں کو بچائے اِسی شخص کو چوروں کی اصطلاح میں پُھٹوال کہتے ہیں ۱۲

پھر مال کی کوٹھڑی کیطرف گئے تو دیکھا کہ لچھمی داس اور
اُسکی بیوی دونو بسدھ خبر پڑے سوتے ہیں اُنہوں نے اُس
کوٹھڑی کا قُفل ایسی کاریگری سے توڑا کہ ذرا بھی آواز
نہوئی اور گوجر ایک ننگی تلوار لیکر اُس بنیے کے سرہانے جا
کھڑا ہوا میو کوٹھڑی کے اندر گیا اور جو جو مال ہاتھ لگتا گیا وہ
لاکر رانگھڑ کو دیتا گیا جب بہت سا مال جمع ہوگیا تو رانگھڑ نے
باہر لیجاکر مینے کے حوالے کیا اور وہ جنگل میں ایک جھاڑی
کے اندر رکھ آیا آدھے اسباب کے قریب نکل گیا تھا کہ
لچھمی داس جاگ اُٹھا مگر ننگی تلوار دیکھکر چُپکا پڑا رہا دم
نہ مارا پھر اپنی بیوی کے چُٹکی لی اُسکے کُل بُلانے کی آہٹ
سنکر چوروں کے بھی ہاتھ پانو پھول گئے اور وہاں سے
چلنے کی تیاری کی مینا گوجر اور میو تو اُس مکان میں سے
نکل گئے مگر رانگھڑ کچھ ٹٹولتا رہ گیا اور چاہتا تھا کہ نکل جاے
اِتنے میں لچھمی داس پکار اُٹھا غ ارے لوٹ لیا ہے
رے میرا کلیجا نکال کر لیجا ئیں ہیں دوڑیو کوئی آئیو ہم

اُسکی آواز سُنتے ہی کئی جاٹ اپنے لٹھ لیکر آئے اور رانگھڑ کو پکڑ کر چوپاڑ میں لیگئے پھر تو بنیا اپنی دھوتی سنبھال کر خوب پھیلا اور رانگھڑ کو برا بھلا کہنے لگا اِسمیں جاٹوں نے رانگھڑ کو نیم میں لٹکا کر کہا غ تو اپنے ساتھ والوں کو بتا کہاں ہیں م مگر اُسنے کسی کا نام ونشان نہ بتایا اور یہی کہتا رہا غ میں اکیلا ہی تھا م جاٹوں نے چاہا کہ اُسکا سر کاٹ ڈالیں اور کسی کو خبر نہو مگر پہلے سب کے سب چوپاڑ میں بیٹھکر اِس مقدمے میں مشورہ کرنے لگے اور رانگھڑ کو نیم ہی سے بندھا رہنے دیا اِس عرصے میں مینا تمام اسباب نالے میں رکھ اور گوجر اور میو کو وہاں چھوڑ پھر گانو میں آیا اور رانگھڑ کو نیم سے بندھا ہُوا دیکھکر چُپکے سے چوپاڑ کی چھت پر چڑھ گیا اور اوپر ہی سے تلوار مار کر جس رسّے سے رانگھڑ بندھا ہوا لٹکتا تھا اُسے کاٹ ڈالا رسا کٹتے ہی رانگھڑ زمین پر گرا مینا بولا غ ارے بھاگ م اِس آواز کا نکلنا تھا کہ دونو بھاگے اور جاٹ اُنکے پیچھے دوڑے

لچھمی داس تو پیٹ پکڑے ہوے روتا پیٹتا اِدھر اُدھر
پڑا ہی پھرتا تھا رستے میں بینے کو مِل گیا اُسنے ایک
ایسی تلوار ماری کہ لچھمی داس بیہوش ہوکر زمین پر گر
پڑا پھر بینا اور رانگھڑ ایسے پلکے کہ کسی کے ہاتھ نہ آئے
اور نالے میں جا چھپے دولت رام اور گانوکے کئی جاٹ
لچھمی داس کو اُٹھاکر گھر لیگئے مگر اُسمیں کیا باقی رہا تھا چار
پانچ گھڑی کے بعد اُسکی جان نکل گئی لینے کے دینے پڑگئے
اُسوقت سب لوگ اپنی اپنی گفتگو کرنے لگے کوئی کہتا تھا
نغ بھئی چوروں نے بڑا غضب کیا دیکھو ایک تو بنیے کا مال
لیا دوسرے جان بھی نہ چھوڑی م کوئی بولا نغ جب
سے وہ کنجر یہاں آئے تھے گانو میں چوریاں ہی ہونے
لگیں بھگوان اپنی دیا ہی رکھے م تھوڑی دیر میں صبح ہوگئی
گانوکے لوگ جنگل میں جاکر لچھمی داس کو پھوک آئے

جب یہہ خبر خوشحال چند کو پہنچی تو وہ دوڑا ہوا گانو
میں آیا اور اپنے سمدھی کی کریا کرم کراکر اُسکی ساری دولت

جو باقی رہی تھی اور حساب کی بہیاں اپنے ساتھ لیکر دہلی
چلا گیا اور چوروں کے ڈر سے اپنے بیٹے کو بھی ساتھ لیتا گیا
مگر لچھمی داس کی بیوی بچوں کی کچھ خبر نہ لی اور انہیں
وہیں پڑا رہنے دیا لچھمی داس کی بیوی کو مدت تک یہہ توقع
رہی کہ جب میرے لڑکے ہوشیار ہو جائینگے تو خوشحال چند
سارا مال جو یہاں سے لیکیا ہے انہیں حوالے کر دیگا مگر خوشحال چند
نے اُنکے ساتھ بڑی دغا کی ایک ایک کوڑی کو انہیں رلایا
برادری کے لوگوں نے بہتیرا سمجھایا مگر اُسے ذرا رحم نہ آیا لچھمی داس
کی بیوی نے چکی پیسکر اپنی اور اپنے بچوں کی پرورش کی یہہ
حال دیکھکر اُسکے رشتہ داروں کا کلیجا پھٹا جاتا تھا سب کی
زبان سے یہی نکلتا تھا ع رانڈ کی آہ بری ہوتی ہے کسی
نہ کسی دن اُنکو لے بیٹھے گی بھلا اُسکا مال کیا ہضم ہو سکتا ہے
پر سمجھاوے کون سدا سے حرام کا مال کھاتے رہے ہیں
وہی لپکا پڑا ہوا ہے

م لچھمی داس کو مرے ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ

خوشحال چند نے دولت رام کے لڑکے کے لینے کا مہورت دکھایا
اور مہورت کے دن سے چار پانچ روز پہلے مینا سے کہلا
بھیجا کہ تو فلانے دن اپنے بھائی بندوں کو لیکر دہلی میں چلے
آئیو جب وہ دن آیا تو مینا لڑکے کو کھارے میں رکھکر ڈھول
بجواتی ہوئی لائی اور بہت سے جاٹ اور جاٹنیوں کو اپنے
ساتھ لیتی آئی یہاں اُن سب کے واسطے چاول کھانڈ اور گھی
اور اَور چیزیں پہلے سے تیار رکھی تھیں اُنھوں نے آتے
ہی خوب پیٹ بھر کر کھایا پھر خوشحال چند نے لڑکے کو اپنی
گود میں لیا اور مینا کو چار سو روپے نقد اور کپڑوں کا جوڑا
اور زیور اور اُسکے خاوند تیجرام کو صرف کپڑوں کا جوڑا اور
باقی جاٹوں کو ایک ایک چیرا اور جاٹنیوں کو ایک ایک
اُوڑھنی اور کچھ پیسے حوالے کیے علاوہ اِسکے نائیوں اور
محلّے کے خاکروب کو بھی پگڑیاں دیں سارے برادری
کے لوگوں کی دعوت کی اور سب کو ناچ دکھایا مینا دو
تین روز تک تو وہیں رہی اور پھر اپنے گانو میں چلی گئی مگر

تیجا رام باقی جاٹ اور جاٹنیوں کو لیکر پہلے ہی چلا گیا تھا

جب کڑوڑی مل پانچ برس کا ہوا تو مہورت دکھاکر ایک روز نفیری بجواتے ہوئے اُسے سال* میں لیگئے وہاں جاکر گنیش کی پوجا کرائی اور سال والے نے ایک سادی تختی پر سری گنیش ایئمہ لکھکر اُس لڑکے کی زبان سے کہوایا اور پھر خوشحال چند نے مشر کو کچھ نقدی دی اور جتنے لڑکے وہاں بیٹھے تھے سب کو لڈّو بانٹے وہ لڈّو لیتے ہی دفعۃً چلا اُٹھے ع چھٹی دلوا دے تیرا بیٹا جیویگا گود میں کا لڑکا* شکار کھیلیگا م خوشحال چند نے مشر کو کچھ اَور اِنعام دیا اور سب لڑکونکو اُس روز چھٹی ہوگئی ہیرا نے ساری برادری میں لڈّو بانٹے دس پندرہ روز تک لڑکا برابر سال میں گیا مگر پھر خوشحال چند نے اپنے مکان ہی پر اُسکے پڑھوانے کی کچھ تدبیر کر لی

ابھی اِس لڑکے کی عمر چھ برس کی بھی نہ ہوئی تھی کہ نائی اپنے ججمانوں کی لڑکیوں کی پتریاں لانے لگے

* مکتب ،، ٭ یعنی یہہ لڑکا جو تیری گود میں ہے ایسا امیر ہوگا کہ سیر و شکار کیا کریگا ۔

کہ کسی سے اُسکی پتری ملجائے اور شادی قرار پاجائے جو نائی
کسی لڑکی کی پتری لاتا خوشحال چند کے روبرو اُسکے حسن کی
بہت تعریف کرتا اور کہتا خ مہاراج لڑکا تو تُمہارا سورج
ہی ہے پر لڑکی بھی چندرما سے کم نہیں ہے اور اِسی گھر جوگ
ہے پر ہمارے ججمان آپکی برابری نہیں کر سکتے ہاں بھگوان
کی دی ہوئی عزت رکھتے ہیں اور کوٹھی کا کارخانہ بھی اچھی
طرح چلا جاتا ہے م نائی تو اِس قسم کی باتیں کر جاتے مگر
جب کوئی عورت اندر آتی تو ہیرا اُس سے کہتی خ جی جی
نائی روز چھورے کو دیکھ جائے ہیں کئی پتریاں آچکی ہیں
پر جس چھوری کی پتری آوے ہے وہ ننھے سے کچھ دنوں
بڑی ہی نکلے ہے اُسکا دادا کہے ہے بہو چھورے سے دو برس
چھوٹی ہو جب بات بنے م وہ یہہ جواب دیتی خ اری
کر بھی لے چھٹائی بڑائی کیا دیکھے ہے جہاں گھر اچھا دیکھ
وہیں کر لے مینے سُنا ہے تیرے ننھے کی پتری رام ناتھ
کی چھوری کی پتری سے جُڑ گئی ہے ایسا گھر دوسرا نہیں ملیگا

چھوری بھی ایسی ہے جیسے گندوڑے کا ٹکڑا بنہنے سے کچھ تاؤ
بھاؤ بڑہی ہو تو ہو اِس بات کو کون دیکھے ہے اور ہاں
چتر بھی بڑہی ہے م خوشحال چند اسی فکر میں تھا کہ لڑکے کی
نسبت کہاں کروں کہ ایک دن کوہی شخص اُس سے ملنے
کو آیا اور باتیں کرتے کرتے کہنے لگا غ کہو دولت رام کے
لڑکے کی سگائی کہاں کی م خوشحال چند نے کہا غ ابھی
تو کہیں بھی نہیں کی ہم یہہ چاہیں ہیں کہ لڑکی اِس سے چھوٹی
ہو سو ایسی بیتری ابتک کوئی نہیں آئی م وہ بولا غ
کہیں باہر بھی سگائی کر لوگے یا نہیں جو باہر کر لو تو ہم بتاتے
ہیں بریلی میں ایک ساہوکار رسدا سُکھ ہے اُسکی لڑکی کی
عمر بہت ہو ساڑے تین برس کی ہو اُسکو تُمسے اور تُمکو
اُس سے اچھا سَمدھی نہیں ملیگا اور چھوری کو تو میں
نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے دوسری اُس ساتھ کی شہر
بھر میں نہیں ہے م خوشحال چند نے کہا غ بس یہی
چاہیے ہمیں تو بس منظور ہے پر جانے وہ بھی راضی ہو یا نہو

م اُسنے کہا ع تو میں آج ہی چٹھی لکھوا کر بیورا منگاؤں
ہوں پر میں جانوں ہوں وہ ضرور راضی ہو جائیگا م
یہہ کہکر وہ وہاں سے چلا گیا اور جاتے ہی اِس مقدمے
میں سدا سکھ کے نام پر ایک چٹھی لکھوائی چند روز بعد اُسکا
یہہ جواب آیا ع بھائی جی جہاں تُم لالی کی سگائی ٹھراؤ
گے ہم اُسمیں کُچھ نہ بولینگے م اُسنے یہہ بات خوشحال چند
سے کہلا بھیجی وہ اُسی وقت اپنی بیوی کے پاس گیا اور
بریلی کی چٹھی کا ذکر کیا پھر سدا سکھ کی لڑکی کی جنم پتری
منگوائی اور جب اُسنے اپنے لڑکے کی پتری سے مطابق
کرا کر دیکھا تو دونو پتریاں بالکل مِل گئیں اِسکے بعد دونو
پتریوں کو بریلی بھیجدیا اور اُنکے مِل جانے کا حال بھی لکھدیا
جب یہہ پتریاں بریلی پہنچگئیں تو سدا سکھ نے اپنے نائی
کو پندرہ روپے نقد دیکر اُس سے کہا ع یہہ روپے
دِلّی لیجا اور وہیں سات یا نو کا ایک بیڑا بنوا لیجا اور روپے
اور بیڑا خوشحال چند جی کے ہاں دیدیجو م وہ دہلی میں

اگر خوشحال چند کے مکان پر گیا خوشحال چند نے اُسسے شربت پلوایا
اور اب نسبت اچھی طرح قرار پا گئی پھر سدا سُکھہ کا نائی مہورت دکھا کر
ایک روز پندرہ روپے اور سات پانوں کا بیڑا خوشحال چند کے مکان پر
لیگیا اُسنے وہ بیڑا تو اپنے پوتے کو کھلا دیا اور نائی کو دس ٹکے دیکر
رُخصت کیا اور اُس روز شام تک ناچ رنگ کی محفل گرم رکھی
برادری کی بہت سی عورتیں بھی وہاں جمع تھیں اُنمیں طرح طرح کی
باتیں ہونے لگیں خوشحالو نے مونگا سے کہا ع بھابھی تیں سنے
ننھے کی سگائی اِتنی دور کیوں کی کیا تجھے یہاں کوئی بہو نہیں جڑ سے
تھی م وہ بولی ع بہن میں کون ہوں اُسکے دادا دادی جانیں بھلا
تیرا بھائی کبھی لالہ جی کے سامنے اِن باتوں میں بولتا ہوگا جو میں ساسو
جی سے بولتی اور وہ تو شرم کا مارا چھوروں سے بات بھی نہیں کرتا
م اِسی قسم کی گُفتگو اور عورتوں میں بھی ہوتی رہی اور انجام کار سب
کی سب رُخصت ہو کر اپنے اپنے گھر چلی گئیں
نسبت قرار پانے کے کئی مہینے بعد سدا سُکھہ اپنے کُنبے سمیت
گورگانوے والی سیتلا کی ذات دینے گیا اور وہاں سے پھرتے

وقت چار روز دہلی میں ٹھیرا اِس عرصے میں اُسنے اپنی بیوی کے کہنے
سے سمدھیوں سے ملنے کا بھی ارادہ کیا اور ایک روز خوشحال چند
سے کہلا بھیجا کہ ہم تم سے ملا چاہتے ہیں جو تم مہربانی کر کر آج دوپہر
پیچھے فلانے مکان میں آ جاؤ اور اپنے رشتہ داروں کو بھی لیتے آؤ
تو سب کے سب مل لیویں ہم خوشحال چند اپنے تمام رشتہ داروں کو
لیکر اُس مکان پر گیا سدا سکھ پہلے ہی سے چار سو روپے کی تھیلی
لیے ہوئے وہاں بیٹھا تھا اُنہیں دیکھتے ہی اُٹھ کھڑا ہوا اور رام رام
کہکر چار روپے نقد خوشحال چند کو نذر دکھائے پھر دولت رام
اور اُسکے سارے رشتہ داروں کو کچھ کچھ روپے اور کر وڑی مل کو
کچھ نقد اور مٹھائی کے چار تھال اور کچھ کھلونے دیے اسی
طرح سے دونو طرف کی عورتیں بھی آپسمیں ملیں اور سدا سکھ
کی بیوی نے ہیرا مونگا خوشحالو اور اور ساری عورتوں کو جو اُنکے
ساتھ آئی تھیں روپے دیے دوسرے روز سدا سکھ تو اپنے
کُنبے سمیت بریلی کی طرف روانہ ہوا اور خوشحال چند کے ہاں سمدھیوں کا
ذکر ہونے لگا منیب نے دولت رام سے کہا کہ دولت رام جی

تمہیں سمدھی بہت اچھے ملے ہیں بات کرتے ہوئے مُنہہ سے پھول
جھڑتے ہیں پر ہمارے لڑکے کو دیکھکر وہ بھی خوش ہوگئے م
عورتوں میں خوشحالو اپنی ما سے پوچھنے لگی رغ بھابھی میں نے
تیری سمدھن کو تو دیکھا وہ تو بُوا سی ہے پر سمدھی جانے کیسا ہے
م ہیرا بولی رغ تیرا لالہ کہے تھا چھریرے سے بدن کا ہے اُسنے
تیرے لالہ اور دولت کا بڑا آدرمان کیا م خوشحالو بولی رغ جیسے
سمدھن نے ہمارا کیا م ہیرا نے کہا رغ ہاں ری وہ تو دونو خصم جورو
ایک ہی سے ہیں جیسے وہ دُبلی پتلی کامنی ہے ویسے ہی وہ
بھی دُبلا پتلا ہی م تھوڑے دنوں کے بعد جب ساون کا مہینا آیا
اور برسات کا موسم شروع ہُوا تو بہت سی عورتیں اپنے اپنے
مکانوں میں جھولے ڈالکر جھولنے لگیں اور برسات کے گیت گانے
شروع کیے خوشحال چند نے بھی اپنی پوت بہُو کے واسطے بڑی دُھوم
دھام سے سندھارا* بھیجا اُسمیں ایک ریشم کا رسّا اور دو چاندی کی

* اُس کھانے کو جو سُسرا اپنی بہُو کے واسطے ساون کے مہینے میں تیجوں کے تیوہار پر بھیجتا ہے سندھارا کہتے ہیں ۱۲

پیڑیاں بہو کے جھولنے کے واسطے اور ایک پتلی رسّی اور دو پیڑیاں
اُسکی گڑیا کے لیے اور تیّل یعنی زنانے کپڑں کا جوڑا تھا یہہ سب
چیزیں ایک پروہت اور ایک نائی کے ساتھ بدیلی بھیجیں اور
اُنہیں کچھ نقد روپے دیکر کہدیا کہ دیکھو اِسکی مٹھائی لیکر
اِس سارے سامان کے ساتھ نفیری بجواتے ہوے شہر میں لیجانا
اور سمدھی کے مکان پر پہنچا دینا م خوشحال چند نے جس طرح سے کہہ دیا
تھا اُسی طرح پروہت اور نائی نے سب اسباب سدا سُکھ کے گھر پہنچا
دیا سدا سُکھ نے تیّل کے سوا سب چیزیں رکھ لیں اور تیّل کے
نہ رکھنے کی یہہ وجہ تھی کہ کوارے ناتے میں بیٹے والے کی ایسی
چیزیں نہ لینی چاہییں

اُدھر تو سدا سُکھ کی لڑکی کو سندھارا گیا اِدھر مونگا نے
اپنی چار پانچ سہیلیوں کو بُلاکر جھولا ڈالا اور برسات کے
گیت گانے شروع کیے ساون بھر اُسکے گھر میں یہی غُل شور
رہا روز دوپہر کے بعد اُسکی ہم عمر عورتیں جمع ہو کر جھولا جھولتیں
اور اِس قسم کے گیت گاتی جاتیں

غ گیت	م ترجمہ اور مطلب
لگا اساڑھ سہاونا گھن گرجت چہوں اور	اساڑھ کا خوش آیندہ مہینا شروع ہوگیا چاروں طرف بادل گرجنے لگے
پی پی کرت پپیہا اسو بولت دادر مور	پپیہا پی پی کرتا ہی اور مینڈک اور مور ہی بول رہی ہیں
ابتو سکھی اساڑھ آیا میری سُدھ پیا نا لئی	ای سکھی ابتو اساڑھ اگیا مگر خاوند نے میری خبر نہ لی
گھن گرج بیرن بادری میری نیند نینن سی گئی	بادل گرجتا ہی بدلی دشمن ہو رہی ہے میری آنکھوں سے نیند جاتی رہی
کس سی کہوں اپنا مرم سکھی رُت اگم بالم نہیں	اپنا بھید کس سی کہوں ای سکھی برسات کا موسم اگیا اور خاوند پاس نہیں ہو
کیونکر جیوں بن پی مجھے برکھا کی رُت بیرن بھئی	بغیر خاوند کے کیونکر جیوں برسات کا موسم میرا دشمن ہوگیا ہے
بدھنا نے میرے کرم میں پیا کی جدائی لکھدیئی	دنیا کے پیدا کرنے والے نے میری قسمت میں خاوند کی جدائی لکھدی

چکوی کی جوگت پت بنا سکھی سوہی گت میری ٹھی	ای سکھی چکوے کی جو حالت بغیر چکوی کے ہوتی ہے وہی میری حالت ہوگئی
سونا بھون ہر نام بن پی پی پپہا کر رہا	بغیر ہر نام کے مکان خالی ہے پپیہا پی پی کر رہا ہے
گئی بھول سب سُکھ دیکھ دُکھ پاپی پیا نگھر رہا	یہہ دُکھ دیکھ کر سب سُکھ بھول گئی مگر ظالم خاوند ہی گھر میں نہ رہا

ہم سندھارا بھیجنے کے بعد دونو سَمدھیانوں میں یہہ دستور رہا کہ جب لڑکوں کا کوئی تیوہار آتا تو سَداسُکھ مٹھائی اور بہت سی چیزیں پروہت اور نائی کے ہاتھہ خوشحال چند کے ہاں بھیجدیتا اور جب لڑکیوں کا تیوہار آتا تو خوشحال چند اِس قسم کا سامان بہلی کو روانہ کرتا سَداسُکھ اپنے سَمدھی کی ہاں کی ساری چیزیں برادری میں تقسیم کر دیتا مگر اُسکے کُنبے میں جو شخص اُسکی لڑکی سے عمر میں بڑا ہوتا خوشحال چند کے ہاں کی کوئی چیز نہ کہاتا اور اُسے بیٹی کا دھن سمجھتا ہاں خوشحال چند کے ہاں سَداسُکھ کا مال سب کو حلال تھا

جب نسبت کو تین برس گُزر گئے تو ایک روز سَداسُکھ نے اپنی

بیوی سے کہا ع لالی سیانی ہوتی جاتی ہے اِسکا بیاہ کر دینا
چاہیے اور شاستر کی بھی آگیا ہے کہ جہانتک ہو سکے کنیا کا بواہ
جلدی ہی ہو جائے تو اچھا ہے اور اِسکا پن بھی بہت لکھا ہے
م اُسکی جورو بولی ع ہاں اب لالی کا بیاہ جلدی کر دو برادری
کی جو بیَر بانیاں ہمارے گھر آویں ہیں وہ سب یہی پوچھے ہیں ع
لالی کا بیاہ کب کریگی اور مُنہہ پر تو نہیں کہیں ہیں پر دل میں ضرور
کہتی ہونگی بڑے آدمی ہوکر اِنکو چھوری کے بیاہ کا ابتک فکر
نہیں دو نو پتریاں بھی نکالے دوں ہوں کسی مشر کو دکھاؤ اور
بیاہ نکلواؤ م سدا سکھہ دو نو پتریاں لیکر باہر آیا اور ایک مشر کو
جو جوتش میں دخل رکھتا تھا بلوایا اور پتریاں دیکر پوچھا ع مہاراج
یہہ بتاؤ لالی کا بیاہ کب ٹھیرتا ہے م اُسنے دو نو پتریاں لے لیں
اور کچھہ لکیریں کھینچنی شروع کیں پھر یکایک بول اُٹھا ع لالہ
صاحب ہمارے نزدیک لڑکی کا بواہ بیساکھہ سُدی اشٹمی کا
نکلتا ہے یہہ سایہ سب سایوں میں سرشیٹ ہے م پھر سدا سکھہ نے
کہا ع تو لگن کا مہورت بھی بچارو م اُسنے کچھہ بُڑبُڑا کر اُسکی

بھی تاریخ بتا دی جب لگن کا دن آیا تو سداسکھ نے برادری کے
تمام لوگوں کو اپنے مکان پر جمع کیا اور اُنکے روبرو اُسی پنڈت کو
بلوا کر لگن لکھوایا اب لگن کی حقیقت سُنیے وہ خوشحال چند کے
نام پر اِس مضمون کی ایک چِٹھی تھی کہ فلاں تاریخ کی برات قرار پائی
ہے اور علاوہ اِسکے اور سب رسمیں جو بیاہ سے پہلے ہوتی ہیں
انکی بھی تاریخیں اُسمیں لکھی ہوئی تھیں اور ایک زایچہ کھچا ہُوا تھا
اور دونو طرف کے بزرگ جو ابتک جیتے تھے اُنکے نام بھی اِس
چِٹھی میں مندرج تھے

پنڈت نے لگن کا کاغذ لکھکر اُسکے چاروں طرف رُولی سے
بڑے بڑے نقطے بنا دیے اور تھوڑی سی رولی حرفوں پر بھی
چھڑک دی پھر اُس کاغذ میں تھوڑی سی دوب ہلدی کی پانچ
گرہیں چھالیا کی دو ڈلیاں کچھ رنگے ہُوے چاول اور دو پیسے نقد
رکھکر لپیٹا اور اُسکے اوپر کلاوہ باندھ دیا اِسکے بعد لڑکی کو بُلا کر
پہلے اُس سے گنیش کی اور پھر لگن کی پوجا کرائی اور لگن کو ایک
ناریل اور چار روپے سمیت لڑکی کی گود میں ڈال دیا اور اُسکے

منہہ پر روری سے مروٹ کھینچدی جب یہہ رسم ادا ہو چکی تو لڑکی کا ماموں اُسے گود میں اُٹھا کر اندر عورتوں میں لیگیا اور وہاں اُس سے اُسکے خاندان کے دیوتاؤں کے روبرو ڈنڈوت کرائی پھر اُسکی گود کی ساری چیزیں لیکر باہر مردوں میں آیا اور سب برادری والوں کے سامنے پروہت اور نائی کو دیکر کہا ع لو جی اِسکو دہلی لیجاؤ سمدھی سے کہدینا کہ برات ہماری اور اپنی عزت کے موافق لاوے م اور نائی کی طرف مخاطب ہوکر بولا ع سمدھی برات کا جو سامان کرے اُس سے ہمکو پہلے خبر دیجو اور جلدی سے آکر کہدیجو

برہمن اور نائی وہ اسباب لیکر دہلی کو روانہ ہوئے اور جب وہاں پہنچے تو نائی خوشحال چند کے نائی کے ہاں اور پروہت اُسکے پروہت کے ہاں جا کر ٹھیرا خوشحال چند کے نائی نے فوراً اپنے ججمان کو خبر دی ع لالہ جی تمہارے ہاں لگن آیا ہے م اُسنے اُسی وقت ایک پنڈت کو بلا کر لگن کے لینے کا مہورت دکھایا

✣ ہندؤوں کے ہاں دولہا دلہن کے ماتھے اور رخساروں پر ٹھوڑی کے نیچے تک رولی سے لکیریں کھینچ دیا کرتے ہیں انہیں لکیروں کو مروٹ کہتے ہیں

اور پنڈت جی نے جو دن بتایا اُس دن صبح سے سب برادری والوں
کو بلایا جب وہ آکر جمع ہو گئے تو سَدا سُکھ کا پروہت اور نائی دونو ایک
ناریل لگن چار روپے نقد اور پان کا بیڑا لیکر اُسکے ہاں گئے خوشحال چند
نے کروڑی مل کو بلاکر پٹڑے پر بٹھایا اور اُس سے گنیش اور نوگرہ
کی پوجا کرائی اِسکے بعد سَدا سُکھ کے پروہت نے اُسکے ماتھے پر
ٹیکا لگاکر ناریل لگن اور روپے اُسکی گود میں ڈالدیے اور بیڑا کھلا
دیا   اب رسم کے موافق تو یہہ چاہیے تھا کہ کروڑی مل کو اُسکا
ماموں اندر گھر میں لیجاتا مگر وہ آپس کی نے مزگی کے سبب سے خوشحال چند
کے ہاں نہ آتا تھا اِسواسطے ایک اور شخص اُسے گود میں اُٹھاکر
اندر لیگیا وہاں دولت رام کی بہن خوشحالو نے اُسکا آرتا+ کیا اور
پھر ایک آدمی ساری چیزیں اُسکی گود میں سے باہر لایا   خوشحال چند
کی طرف کے ایک برہمن نے لگن کو کھولا اور اُسمیں سے تمام چیزیں
نکال کر اُسکی عبارت پڑھی اور پھر سب چیزیں اُس میں رکھکر جیسے

+ دولہا دلہن کے چہرے کے گرد جو گھی کے چراغ تھالی میں رکھکر پھراتے ہیں انہیں آرتا کہتے
ہیں اور اِس رسم کو آرتا کرنا بولتے ہیں ۱۲

پہلے لپٹی ہوئی تھیں اُسی طرح لپیٹ دیں مگر ٹکا نکالکر آپ لے لیا
اِسکے بعد خوشحال چند نے سب برادری والونکو پان دیکر رُخصت
کیا اور آجکے دن سے اُسکے ہاں شادی شروع ہوگئی

خوشحال چند نے اول کڑاہی کا مہورت دکھاکر گندوڑے بنوائے
اور برادری میں تقسیم کیے پھر صرافہ نانوہ[+] کی رسم ہوئی یعنی ساہوکاروں
کی کوٹھیوں کے برہمنوں کو دو دو گندوڑے اور دو دو روپے دیئے
مگر اور برہمنونکو دو دو گندوڑے اور صرف چار ہی چار آنے دیئے
اِسکے بعد دعوت شروع ہوئی اور سات روز تک ناچ رنگ کے
ساتھ رہی اِس عرصے میں لگن کے دو روز بعد ہیرا نے بھی اپنے
کُنبے کی تمام عورتوں کو بلاکر شام کی وقت اُنکے روبرو نائنوں
سے گیت گوائی پھر ایک مکان کی دیوار کو ایک جگہہ سے لیپواکر
اُسپر گیرو پھیرا اور اُسکے خشک ہوتے ہی ایک عورت نے ہلدی
میں اپنا ہاتھہ رنگ کر اُسپر پنجے کا نشان کر دیا اور سب عورتوں

+ نانوہ لفظ نامہ کا بگڑا ہوا ہی اور ہندو لوگ نانوہ اس فہرست کو کہتے ہیں جسمیں خاص اُنہیں برہمنوں کے نام لکھے ہوئے ہوتے ہیں جنہیں دولتمند آدمی اپنے لڑکوں کی شادی میں کچھ نذر دیا کرتے ہیں ۱۲

نے اُسکی پوجا کی اُسی کو تھاپے کی رسم کہتے ہیں

جب عورتیں پوجا سے فارغ ہو چکیں تو اُنہوں نے اپنے

ہاتھہ پانویں میں مہندی لگائی اور رات بھر گانا ہوتا رہا دوسرے

روز صبح ہی مشر آیا اور اُسکے کہنے سے عورتوں نے کمہار کے ہاں سے

ایک کمہار اِنگا کر اُسپر گرودہری مل کو بٹھایا اور مشر جی نے ایک سُرخ

کلاوہ بٹکر اُسمیں ایک لوہے کا چھلا ایک منکا سوراخ کی ہوئی

چھالیا کی ڈلی اور رائی کی پوٹلی باندھی اور اُسکی پوجا کر کے

گرودہری مل کے ہاتھہ میں باندھہ دیا اِسی شی کو کنگنا کہتے ہیں

اور یہہ اِسواسطے دولہا اور دُلہن کے ہاتھہ اور پانویں باندھا

کرتے ہیں کہ اُنہیں نظر نہ لگے اِسکے بعد چار عورتوں نے ایک

رنگین کپڑے کے چاروں کونے پکڑے اور گرودہری مل کے سر پر اُسکا

سایہ کر کے کھڑی ہو گئیں اِتنے میں ایک عورت مٹی کے سات

پیالے لائی ایک میں رولی دوسرے میں مہندی تیسرے

میں ہلدی چوتھے میں تیل پانچویں میں دہی چھٹے میں دودھ

اور ساتویں میں اُبٹنا تھا یہہ ساتوں چیزیں مشر جی نے تھوڑی

دوب پر لگائیں اور اُسے لڑکے کے پانو گھٹنوں کندھوں اور ماتھے
سے چھوا دیا پھر چار مرد اور چار عورتوں نے بھی یہی عمل کیا اور
لڑکا ہر ایک کو اپنے ہاتھ سے کچھ بتاسے دیتا گیا پھر نائی نے
گڑوڑہی مل کے کپڑے اُتارے اور اُسکے بدن پر اُبٹنا ملکر خوب نہلایا
اور جو اُبٹنا بچ رہا اُسے کوارے لڑکوں کو مل دیا کہ اِسکے اثر سے
اُنہیں بھی یہہ دِن نصیب ہو اور اُنکی بھی شادی جلد ہو جائے
گڑوڑہی مل نے نہا دھوکر اپنے کپڑے پہن لیے اور خوشحال نے
ایک تھالی میں آٹے کا چراغ بناکر اُسمیں چار بتیاں روشن کیں
اور گڑوڑہی مل کا آرتا کیا پھر اُسکے ہاتھ میں ایک لوہے کا کڑا دیدیا
کہ اِس سے بھوت پریت ڈرتے رہیں اور دولہا پر آسیب کا اثر
نہونے پائے اِس ساری رسم کو بان بیٹھنے کی رسم کہتے ہیں
آج ہی کے دن منڈھا بھی چھوایا گیا اور اُسکی اصل یہہ ہے
کہ چار پیالوں کے پیندوں میں سوراخ کرکے اُنہیں اِس طرح سے
ملاکر ڈورا پرو دیا کہ ادھر اُدھر سے دو دو پیالوں کے پیندے
اور بیچ میں دو پیالوں کے مُنہہ آپسمیں مِل گئے اور ایک کپڑا تان کر

اُن سب پیالوں کو اُسکے نیچے لٹکا دیا

چار روز تک بان کی رسم ادا ہوتی رہی پانچواں دن وہی تھا
جو برات کی روانگی کے لیے قرار پایا تھا اُسدن بھی ساری رسم
پوری کی گئی مگر چار روز تک ساتوں چیزیں پانو سے لگانی شروع
کرتے تھے اور سر پر تمام کرتے تھے اِس روز سر سے شروع کیں
اور پانو پر تمام کیں اور اِس عمل کو ہندؤوں کی اصطلاح میں کہتے
ہیں کہ اِتنے دن تو تیل چڑھایا اور پھر اُتارا

اُس روز نہانے کے بعد سب دولہا کے کپڑے نائی نے لے
لیے اور بیاہ کے کپڑے اُسکے پہننے کے واسطے منگائے پہلے برہمن
نے دولہا سے اِن سب کپڑوں کی پوجا کرائی پھر اُسے سارے
کپڑے پہنائے گئے اول گلبدن کا پاجامہ اور ململ کا رنگیں جامہ
پہنایا پھر کمر پر پٹکا اور سر پر پگڑی باندھی اِسکے بعد رنگیں جامے
کے اوپر ایک اور زری کا جامہ پہنایا اور پٹکے کے اوپر زری کا
پٹکا اور پگڑی کے اوپر زری کا سرپیچ پھر سر پر موڑ اور ماتھے پر
سہرا باندھا یہہ سب چیزیں لڑکے کا ماموں دیا کرتا ہے مگر خوشحالچند

کرَوڑی مل کے ماموں کا سارا اسباب دبا بیٹھا تھا اسواسطے اُس نے کچھ نہیں دیا پھر بھی تمام چیزیں اُسی کیطرفسے سمجھی گیئں برہمن کو پگڑی باندھنے کے پانچ روپے اور نائی کو جامہ پہنانے کا سوا روپیہ دیا گیا

جب دولہا کپڑے پہن کر تیار ہو گیا تو خوشحالو نے آکر اُسکے ماتھے پر ٹیکا لگایا اور اُسکی گود میں لڈّو ناریل اور ایک روپیہ ڈالدیا پھر اور رشتہ داروں نے بھی ٹیکے لگا کر روپے دیئے اِتنے میں کرَوڑی مل کے ایک رشتہ کی بھاوج نے آکر اُسکی آنکھوں میں کاجل لگایا اور خوشحال چند نے اِس عورت کو ایک اشرفی دی علاوہ اِسکے مونگا نے دودھ کی بخشوائی سو روپے اور مینا نے ایک اشرفی لی

اِسکے بعد برات کے چلنے کی تیاری ہوئی برادری کے لوگ جو برات کے ساتھ جانے کو راضی ہو گئے تھے سڑک پر آکھڑے ہوئے اِتنے میں لڑکے کو گود میں اُٹھا کر باہر لائے وہاں ایک گدھا اور ایک گھوڑا دونو پھولوں کا سہرا باندھے ہوئے دولہا کی

سواری کے بدلے موجود تھے پہلے دولہا کا پانو گدھے پر رکھا (کیونکہ
ہندؤوں کے اعتقاد میں گدھا سیتلا کی سواری ہے) پھر گدھے
والے کمہار کو سوا روپیہ دیکر دولہا کو گھوڑے پر سوار کیا اور اُسکے
پیچھے ایک اَور کوارا لڑکا بیٹھا دیا لڑکے کے سوار ہوتے ہی خوشحال
کے خاوند نے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور خوشحال چند سے ایک
اشرفی لیکر چھوڑی پھر سب لوگ اپنی اپنی گاڑیوں میں ہو بیٹھے اور
باجا بجواتے ہوئے آگے بڑھے شہر کے دروازے تک باجا بجتا
رہا پھر باجے والوں کو اِنعام دیکر رخصت کیا اور لڑکے کو گھوڑے
سے اُتار کر اُسکے بھاری کپڑے بڑھا لیے اور گاڑی میں بیٹھا دیا
دولہا کے ساتھ برادری کی کوئی عورت نہ گئی مگر مینا جاٹنی جس
نے اُس لڑکے کو پالا تھا اپنے خاوند اور کئی جاٹوں سمیت برات
کے ہمراہ ہولی سب لوگ آرام سے منزل بمنزل چلے گئے اور
خوشحال چند ہر ایک کی خاطر داری کرتا گیا

جب بریلی کوس بھر رہ گئی تو سب نے کپڑے بدلے اِتنے
میں سدا سکھ کی طرف سے کچھ آدمی آئے اور شہر کے باہر جو

سَداسُکھ نے کسی باغ میں پہلے سے خیمے لگوا دیئے تھے اِن سب
کو اُن خیموں کی طرف لیگئے یہہ لوگ وہاں جا اُترے اور شہر میں
سے برات کا اَسباب جمع کرنے لگے جب چار گھڑی دن رہا تو
نوبت نَقاروں کے ساتھہ برات چڑھا کر شہر میں لیگئے اُسوقت
سب سے آگے نشان کا ہاتھی اور اُسکے پیچھے کئی اونٹ پھر کاغذ
کپڑے اور موم کے پھولوں کی ٹٹیاں اور ٹٹیوں کے پیچھے پالکیوں
تان جھانوں اور گھوڑوں کی قطاریں تھیں اور پھر سارے
برات والے پیادہ پا اور اُنکے پیچھے دولہا ایک گھوڑے پر سوار
چلا جاتا تھا دولہا کے آگے نفیری بج رہی تھی اور دونو طرف
دو آدمی مورچھل ہلا رہے تھے اور اُسکے گِرد بہت سے آدمی
آپنے آپنے ہاتھوں میں پھولوں کی آرائش لیے ہوئے چلے
جاتے تھے

جب برات سَداسُکھ کے مکان کے قریب پہنچی تو خوشحال چند
نے دولہا پر سے کچھ اَٹھنیاں چَونیاں نثار کیں اِسی عرصے
میں سَداسُکھ جو برادری کے لوگوں کو لیے ہوئے پہلے ہی سے

اپنے مکان کے باہر کھڑا تھا اِستقبال کے لئے آگے بڑھا اور دونو
سمدھیانوں کے لوگ آپسمیں گلے ملے پھر کڑوڑی مل کو اُس کے
سسرال کے دروازے پر لیگئے وہاں اُسکی ساس نے آکر
اُسکا آرتا کیا کڑوڑی مل نے آرتے میں سوا روپیہ ڈال دیا پھر
اُسکی ساس نے ٹیکا لگا کر ایک روپیہ دیا جن عورتوں نے پہلے
کڑوڑی مل کو نہیں دیکھا تھا وہ سب اُسے دیکھکر کہنے لگیں غرض
لالی کا بنا تو بنا ہی ہے ایسے جائی کہاں ملیں ہیں ہم اِسکے بعد لڑکا
اور سب برات والے ایک بڑے مکاں میں جسے جنوا سا کہتے ہیں
جا اترے وہاں اُنکے جاتے ہی ناچ رنگ شروع ہوا تھوڑی
دیر کے بعد سَدا سکھ ایک سو ایک روپے نقد اور بہت سے برتن
اور کڑوڑی مل کے واسطے عُمدہ پوشاک اور زیور کی اکیس رقمیں
اور سارے برات والونکے لئے کھانا لیکر وہاں آیا اول لڑکے
کو چاندی کی چوکی پر بٹھا کر اُس سے گنیش کی پوجا کرائی پھر
اپنے ہاں کی پوشاک پہنائی مگر موڑ پہلا ہی پہنے دیا اِسکے بعد ایک
روپیہ اور ناریل اُسکی گود میں ڈالا پھر کڑوڑی مل ایک مسند پر

جو چوکی کے برابر بچھی ہوئی تھی بیٹھا خوشحال چند کی طرف سے سدا سکھ اور اُسکے ہمراہیوں پر گلاب چھڑکا گیا۔ اُسوقت یہہ لوگ وہاں سے سرک گئے مگر تھوڑی دیر بعد دوبارہ آئے اور سب کو کھانا کھلاکر پھر چلے گئے

جب آدھی رات کا وقت ہُوا تو سدا سکھ نے ایک نائی کی زبانی کہلا بھیجا کہ پھیروں کے واسطے آؤ وہ لڑکے کو لیکر اپنے قریب رشتہ داروں سمیت سدا سکھ کے مکان پر گیا

اب یہاں کا حال سنو کہ یہہ لوگ بھی پہلے ہی باں کی رسم پوری کر چکے تھے اور منڈھا بھی چھوالیا تھا اور اب برات کے دن بھی ساری تیاری کرلی تھی سدا سکھ اور اُسکی بیوی نے اُس روز برت رکھا تھا جب کڑوڑی مل پھیروں کے واسطے آیا تو اول اُسے شطرنجی پر بٹھایا پھر منڈھے کے نیچے دو پٹڑے رکھکر اُسکے اوپر ایک توشک بچھائی لڑکا ایک پٹڑے پر بیٹھ گیا اور اُسکی جوتی اُتروا کر اُسکے ہاتھ پانو دھوئے اور آچمن کرایا اِسکے بعد

* مذہبی رسموں کے پہلے تھوڑے سے پانی کو چلو میں لیکر اور اسپر گنگا وشن کہکر منہہ میں ڈالنے کو آچمن کرنا کہتے ہیں ۱۲

سداسکھ نے اُسکے ہاتھ میں مُوٹلی باندھی اور اُسوقت مشر نے
ایک منتر پڑھا جسکا ترجمہ یہہ ہی + ترجمہ + میں نے جو پہلے
اقرار کر لیا ہے کہ میں تمہیں کنیا دان دونگا اب اُسے پورا
کرتا ہوں + اِسکے بعد وید کی کچہہ عبارت پڑھ کر کروڑی مل سے
گنیش اور نوگرہ کی پوجا کرائی پھر لڑکے کو وہاں لائے اور اُسکے
آتے ہی کروڑی مل سے کہا غ کھڑا ہو جا م وہ جھٹ کھڑا ہو گیا
پھر لڑکی کو اُسکی دائیں طرف بٹھا کر اُس سے بھی گنیش اور
نوگرہ کی پوجا کرائی اِسکے بعد آگ منگا کر منڈھے کے نیچے روشن
کی اور وید کے بہت سے منتر پڑھے پھر کنیا دان کی تیاری ہوئی
سداسکھ اور اُسکی بیوی کا گٹھ جوڑا ہوا اور دولہا دُلہن کے ہاتھ
میں مولی باندھ دی پھر سداسکھ نے اپنی لڑکی کے ہاتھ میں
رولی ملی (اور اِسے ہندوؤں کی اصطلاح میں کہتے ہیں کہ
لڑکی کے ہاتھ پیلے ہو گئے) اُسوقت عورتوں نے کچہہ راگ گایا
اور دونو طرف کے پنڈتوں نے ساکھا اُچار پڑھا یعنے لڑکے اور

+ کلاوہ کے سوت کو مُوٹلی کہتے ہیں ۱۲

لڑکی دونوں کے باپ دادا اور پردادا کا نام بیان کیا اور اونکا
گوتر بتایا اِسکے بعد سدا سُکھ نے لڑکی کا دایاں ہاتھ لیکر
لڑکے کے دائیں ہاتھ پر رکھدیا اور پھر لڑکی کا انگوٹھا پکڑکر
اور اپنے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی پھول صندل اور
پانی کا بھرا ہوا سنکھ رکھکر ایک سنکلپ پڑھا جسکا مطلب
یہہ تھا کہ میں یہہ کنیا گنگی نامی جو فلانے کی پڑوتی اور
فلانی کی پوتی اور فلانے کی بیٹی ہی زیور اور کپڑوں اور سواری اور
اور اسباب سمیت نہال چند کے پڑوتے خوشحال چند کے پوتے
اور دولت رام کے بیٹے کروڑی مل کو دیتا ہوں یہہ اسکی
بیوی ہے اور میرے اس دان سے بھگوان خوش ہو
یہہ کہکر انگوٹھی لڑکے کو پہنا دی اور سنکھ کا پانی اُسکے
ہاتھ میں ڈال دیا اُسی وقت پنڈتوں نے آواز دی غ
مہاراج تمھارا یہہ دینا سپھل ہو م اسکے بعد خوشحال چند
نے اپنے پوتے سے گائے کا دان کرایا (کیونکہ ایسا
بھاری دان یعنی کنیا لیکر اُسکا عوض اُتارنا ضرور تھا)

+ یعنی نسل کی اصل بتائی ۱۲

مگر اُسوقت گائے موجود نہ تھی اُسکی عوض ایک اشرفی
پروہت کو دیدی پھر دولہا دُلہن کی گانٹھہ باندھدی
اور اُسوقت وید کے منتر پڑھے گئے اور ہوم ہوتا رہا اِسکے
بعد دونو کو کھڑا کیا اور آگ کے گرد چار چکر دلوائے تین
چکر میں لڑکی کو آگے رکھا اور چوتھے میں لڑکا آگے رہا
جب یہہ چکر ہوتے جاتے تھے تو لڑکی کا بھائی اُسکے
ہاتھہ میں کھیلیں دیتا جاتا تھا اور وہ اُنھیں آگ میں ڈالتی
جاتی تھی

اِن چکروں کے بعد دونو اپنی اپنی جگہہ پر بیٹھہ گئے
اور اُنمیں آپسمیں عہد و پیمان ہونے لگے مگر پنڈت ہی اُنکی
طرف سے گفتگو کرتے رہے اور سنسکرت کی عبارت جو
پہلے سے اس باب میں مقرر ہے پڑھتے رہے اول سدا سُکھہ
کے پنڈت نے لڑکی کی طرف سے جو عبارت پڑھی اُسکا مطلب
یہہ ہی **مطلب** میں سات باتیں چاہتی ہوں اگر تو اُن
پر راضی ہو تو میں بائیں* طرف آجاوں نہیں تو ابتک کنیا

* بائیں طرف آنا بیوی ہوجانیسے کنایہ ہے ۱۲

ہی ہوں اول جو تو نیک کرے تو بغیر میری اجازت کے نکریو
دوسرے جو برت کرے تو میرے سے پوچھ لیجو تیسرے
تینوں زمانوں یعنی لڑکپن جوانی اور بڑھاپے میں میری
خبر لیتا رہیو چوتھے جو کچھ کما کے لائے میرے آگے رکھ دیجو
پانچویں جو جانور خریدے اُسمیں مجھ سے صلاح لے لیجو
چھٹے جو عیش و عشرت کی باتیں ہر موسم میں ہوتی ہیں
اُنہیں بغیر میرے ہرگز نہ اختیار کیجو ساتویں جب میں اپنی
سہیلیوں اور ہم جنسوں میں بیٹھی ہوں تو میری بے وقری
نہ کیجیو جب لڑکی کا پنڈت یہہ عبارت پڑھ چکا تو اُسنے
کڑوڑی مل سے کہا غ کہو وشن بھلی کرینگے م کڑوڑی مل
نے فوراً ایسی جواب دیدیا اسکے بعد لڑکے کی طرف سے
پنڈت نے جو کچھ پڑہا اُسکا حاصل یہہ ہے حاصل
مجھے یہہ سب شرطیں منظور ہیں مگر میں بھی پانچ باتیں چاہتا
ہوں اول بغیر میری اجازت کے گھر سے باہر نہ نکلیو
دوسرے کبھی کسی شرابی آدمی یا مست ہاتی کے سامنے

نہ جائیو تیسرے اپنے باپ کے گھر میں مجھ سے پوچھ کر قدم رکھیو چوتھے میری کسی بات کو نہ ٹالیو پانچویں ہمیشہ میری خدمت کرتی رہیو اور مجھ سے محبت رکھیو

جب یہہ عہد و پیمان ہو چکے تو لڑکی کو لڑکے کے بائیں طرف بٹھا دیا اور پھر دھرو کے درشن کرائے اُسکے بعد دونو اُٹھکر اوپر کے مکان میں چلے گئے اور وہاں برہمن ہوم کرتے رہے عورتوں نے لڑکے کو تھاپے کے آگے بٹھایا اُس کی جوتیاں پہلے ہی سے وہاں لاکر ایک چھاج کے نیچے رکھدی تھیں اُس سے انکی پوجا کرانی چاہی اور کہا ؏ لے اِنکو پوج یہہ تیرے کُل دیو ہیں ؏ وہ پہلے ہی اِس امر سے واقف ہو چکا تھا اور سیکھا ہُوا تھا کہ وہاں جوتیاں رکھی ہیں ہرگز نہ پوجنیں چاہییں جھٹ بول اُٹھا ؏ واہ یہہ تمہارے ہی دیوتا ہیں میں نہیں پوجوں نہوں تمہیں اِنکو پوجو ؏ پھر سب عورتوں نے اُس سے یہہ چھن کہوائے اور روپیے دیئے +

+ قبلی ستارہ ۔

چھن پکاؤں چھن پکاؤں چھن پکیگا بیڑا

برات آئی چاندنی جمائی آیا ہے ا

چھن پکاؤں چھن پکاؤں چھن پکیگا خرما

تمہاری بیٹی کو ایسا رکھوں جیسا آنکھوں کا سرما

چھن پکاؤں چھن پکاؤں چھن پکیگا روڑا

دوسرا چھن جب کہوں جب سسرا دیگا گھوڑا

م جب یہہ سب رسمیں ادا ہو چکیں تو خوشحال چند اور اُسکے رشتہ دار جنواسے میں چلے آئے اُسوقت صبح ہوگئی تھی اور سب لوگ رات کے جاگے ہوئے تھے آتے ہی اپنے اپنے بستروں پر پڑ رہے جب دوپہر ہوئی تو لڑکا اپنی سسرال میں کنگھنا کھیلنے گیا اور اپنے ساتھ اور بہت سے لڑکوں کو لیتا گیا دونو دولہا دلہن پیڑوں پر بیٹھے نائین نے آتے ہی ایک تھالی میں پانی بھر کر اُسمیں ایک روپیہ ڈال دیا پھر دولہا کا کنگھنا دُلہن سے اور دُلہن کا دُولہا سے کھلوایا دونو کے کنگھنے ایسے مضبوط بندھے ہوئے تھے کہ اُنکا کھولنا

بہت مشکل تھا جب کڑوڑہی بل سے کنگنی کا کنگھنا نہ کھلا
تو عورتوں نے چاروں طرف سے خوب قہقہے مارے اور
طرح طرح کے آوازے پھیلکے کوئی بولی ؏ ارے تیری
ماں نے تجھے خوب دودھ پلایا ہے م کوئی کہنے لگی ؏
ارے بھلی ڈبوئی جو یہی گرہ نہیں کھول سکتا تو آگے کو کیا
کرے گا

م جب دونو کنگھنے کھل چکے تو نائن نے اُنہیں ملالیا اور
کئی دفعہ روپے کے ساتھ تھالی میں پھیکا دولہا دلہن دونو
اس تاک میں بیٹھے رہے کہ کب کنگھنا گرے اور ہم لے لیں
نائن نے بھی اُسے اس انداز سے چھوڑا کہ کبھی وہ دولہا
کے ہاتھ لگا اور کبھی دلہن کے اسی طرح سات دفعہ پھیکا
مگر آخر کو لڑکے ہی کی طرف ڈالا کہ انجام کو دولہا ہی دلہن
پر غالب رہے اس رسم کے بعد سب لڑکوں نے کھانا
کھایا اور پھر رخصت ہو کر جنواسے میں چلے گئے
دوسرے روز رتن داس سکھ نے سب سمدھیوں کی دعوت

کی شام سے ناچ شروع ہوا جب چھ گھڑی رات گئی تو وہ
اپنے رشتہ داروں اور ایک پنڈت کو ساتھ لیکر جنواسے
میں گیا وہاں جاکر پہلے ناچنے والیوں کی گالیاں سُنیں اور
اُسکے اِنعام میں اُنہیں ایک اشرفی دی پھر دونو طرف
کے پنڈت چھالیا کی چار چار ڈلیاں اپنے ہاتھ میں لے کر وہاں
آن بیٹھے پہلے دُلہن کی طرف کے پنڈت نے سنسکرت میں ایک
عبارت پڑھی جسکا ترجمہ یہہ ہے **ترجمہ** جہان میں سب سے
بڑی زمین اور زمین سے بڑا سمندر ہے جو اُسے چاروں
طرف سے گھیرے ہوئے اور اس سے بڑا اگسٹ منی جو
سمندر کو پی گئے اور اگسٹ منی سے بڑا آسمان جسمیں وہ جگنو
کی طرح چمکتے ہیں اور اُنسے بڑے وشن جنکے ایک قدم کے برابر
آسمان ہے اور وشن تُمہارے ہردے میں ہیں تو سب
سے بڑے تُم ہی ہو + یہہ پڑھ کر اپنے ہاتھ کی چھالیا
کی ڈلیاں دولہا کی طرف کے پنڈت کو دیدیں پھر اُسنے
ایک عبارت پڑھی جسکا مطلب یہہ ہے **مطلب**

اِس جہاں میں سانپوں کے سوا ایسا کوئی نہیں ہے جو تمہاری تعریف سُنکر سر نہیں ہلاتا اور واہ واہ نہیں کہتا اور سانپوں کو خُدا نے کان ہی نہیں دئے کہ وہ نہ تمہاری تعریف سُنیں گے نہ سر ہلائیں گے اور اگر سانپ سر ہلایا کریں تو شیش ناگ بھی جسکے پھن پر یہہ زمین ٹھیری ہوئی ہے سر ہلائے اور زمین کا کچھہ ٹھکانا نہ لگے ✤ اِسکے بعد سَدا سُکھ خوشحال چند کو بھیٹ دیکر چلا گیا اور یہاں سب لوگوں نے کھانا کھایا

ابھی برات رُخصت نہونے پائی تھی کہ دہلی سے غدر کی خبر آئی اور سب جگہہ چرچا ہونے لگا کہ کالوں کی فوج میرٹھ سے بگڑکر دہلی چلی گئی اور وہاں جاکر تمام انگریزوں کو قتل کر ڈالا اور شہر کو لوٹ لیا پہلے تو خوشحال چند اور اور لوگوں کو اِس بات کا یقین نہ آیا لیکن جب یہہ حال اچھی طرح کُھل گیا تو خوشحال چند کے ہوش اُڑ گئے اور جو لوگ اُسکے ساتھہ برات میں آئے تھے ایک ایک کر کر سٹک گئے

خوشحال چند نے بھی جو مال و دولت کو اپنے بیٹے دولت
سے زیادہ عزیز جانتا تھا دہلی آنیکا ارادہ کیا اور دولت رام
سے کہا ع بھائی دلّی کی خبریں بڑی سننے میں آوین ہیں
میرا ارادہ ہے کہ میں یہاں سے چلا جاؤں م دولت رام
بولا ع چاروں کی بات اور ہے پھر ہم تم سبھی چلے چلیں
کے م اُس نے کہا ع نہیں تمہیں ابھی نہ چلنا چاہیے رستے
میں گوجر اور میو لوٹتے ہیں اتنی بڑی برات کو کب چھوڑینگے
م دوسرے روز صبح ہوتے ہی نہ شُدھ بُدکی لی اور
نہ منگل کی لی ایک نوکر کو اپنے ساتھ لے گاڑی میں بیٹھکر
دہلی کو روانہ ہوا رستے میں اور بہت سی گاڑیاں اُسکے ساتھ
ہوگئیں اور انمیں سے بعض کے ہمراہ ہتیار بند آدمی
بھی تھے گنگا تک تو سب گاریاں اچھی طرح چلی آیں مگر آگے
بڑھتے ہی گوجروں کی ایک گروہ اُن پر آپڑی ہتیاربندوں
کے ہتیار دھرے سے ہی رہے گوجروں کی شکل دیکھکر
سب کے سب تھرّانے لگے اُن لٹیروں نے سب گاڑی بانوں کو

گاڑیوں سے اُتار دیا اور آپ گاڑیوں کو تمام آدمیوں سمیت
ایک گانویں جو سڑک سے ڈیڑھ کوس کے فاصلے پر تھا ہانک
لے گئے وہاں جا کر سب کی تلاشی لی اور جو جو شے جسکے پاس
دیکھی چھین لی خوشحال چند کی ایسی بُری گت کی کہ اُس کے
سارے کپڑے اُتروا کر ایک لنگوٹی بندھوا دی مگر جب اُس
نے بہت سی عاجزی اور خوشامد کی باتیں کیں تو صرف اس
کی دھوتی دیدی اور نوکر کے پاس ہتھیار بندھے ہوئے تھے
اُس کی تو شامت ہی آگئی تھوڑی دیر تک خوشحال چند
اپنے نوکر کے چھُٹنے کا انتظار کرتا رہا مگر جب اُنہوں نے بڑی
دیر تک نچھوڑا اور خوشحال چند سے کہا ع جو بھلا چاہے ہے
تو جا بھاگ جا م تو خوشحال چند روتا ہوا آگے بڑھا اور اُس
حالت میں یہہ کہتا جاتا تھا ع بھگوان تُنے یہہ کیا بپتا
ڈال دی جو دِلّی میں یہی حال ہے تو روپیہ کسنے چھوڑا ہوگا
عورتوں کا بھگوان جانے کیا حال ہوگا اب ہمارا ٹھکانا
کہیں نہیں رہا م گرتا پڑتا کوس بھر گیا تھا کہ پانویں

چھالے پڑنے لگے پیاس کے مارے مُنہہ خشک ہو گیا مگر
کوئی کنواں نظر نہ آیا اور جو دِکھائی بھی دیا تو اُسپر ڈول نپایا
آخر چلتے چلتے ایک کنواں سڑک کے کنارے پر ملا وہاں ایک
چمڑے کا ڈول پڑا ہوا تھا پہلے سوچا کہ مذہب کے لحاظ
سے چمڑے کے ڈول کا پانی نہ پینا چاہیے مگر پھر یہہ خیال
کیا کہ جب جان ہی جاتی ہو تو کاہے کا دھرم جھٹ ڈول
کھینچکر پانی پی لیا وہاں سے تھوڑی ہی دور گیا تھا
کہ ایک میو کا لڑکا جسکی عمر بارہ تیرہ برس کی تھی اُسے
دیکھکر بولا ؎ لالہ دھوتی دھرتا جا م خوشحال چند
نے عاجزی سے کہا ؎ بھائی ایک سے بچا کر لایا ہوں
تیرے کس کام کی ہے میں ننگا شہر میں کہاں جاؤں گا
م اور بہت سی خوشامد کی باتیں کر کے آگے بڑھا اور طرح طرح
کی تکلیفیں اُٹھا کر ہاپور پہنچا چلتے چلتے پانوں میں چھالے
پڑگئے تھے وہاں بازار میں جوتے کی تلاش کرنے لگا اتنے
میں ایک بنئیے سے مُلاقات ہوئی وہ اُسے اپنے مکان پر

لیگیا خوشحال چند نے وہاں جاکر اپنی ساری حقیقت اُسکے
روبرو بیان کی اور آنکھوں میں آنسو بھر لایا وہ بنیا بولا غ لالہ
صاحب روؤ کیوں ہو خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اب تو آپ اپنے
گھر میں آن پہنچے ھ اِس طرح کی باتیں کرکے اُس کی بہت
خاطرداری کی اور کپڑا جوتا اور اَور جو کچھ درکار تھا منگا دیا
خوشحال چند کو اپنے مال کی لَو لگی ہوئی تھی دو روز تک
تو اُسکے مکان پر رہا اور پھر دلی آنیکا اِرادہ کیا ہرچند
اُس بَنیئے نے منع کیا اور رستے کی خطرناکی کا حال بیان کیا
مگر وہ کیا ماننے والا تھا بولا غ جو ہونا ہے سو ہو مجھے تو دلی
پہنچنا ہے تُمسے ہو سکے تو مُجھے دِلّی پہنچا دو اور جو نہیں
تو میں اکیلا ہی چلا جاتا ہوں ھ اُس بَنیئے نے ناچار ہو کر
بڑی مُشکل سے ایک ٹٹّو کرائے کو کر دیا اور خوشحال چند
اُسپر سوار ہو کر دہلی کی طرف روانہ ہُوا تھوڑی دور گیا
تھا کہ ایک طرف سے دو چار آدمیوں نے آگھیرا ایک نے
ٹٹّو پر سے دَھکا دیدیا اور دوسرے نے کہا غ جو کچھ

جو کچھ تیرے پاس ہے وہ سب ڈال دے نہیں تو ابھی مار ڈالتے

ہیں ہم اُس نے اپنے سارے کپڑے اُتار دیئے پھر اُن لوگوں

نے اُس کی خوب تلاشی لی یہاں تک کہ اُس کا مُنہہ کھُلوا کر حلق

میں انگلیاں ڈالیں آخر لنگوٹی بندھوا کر رُخصت کیا

ٹٹو والا ابھی اپنا سر پیٹتا رہ گیا خوشحال چند گرتا پڑتا بلی

میں آیا اور دروازے میں گھُستے ہی جو پوربیے سپاہیوں کو ننگی

تلواریں لیئے بازار میں پھرتے دیکھا تو تلواروں کی چمک سے

اُسکی آنکھوں کے تلے اندھیرا آگیا خیر جسطرح ہو سکا گھر پہنچا

وہاں سب عورتیں اُسکا یہہ حال دیکھ کر رونے لگیں اِتنے میں

اُس کی بیوی بولی شکر ہے چلو جان بچگئی میں نے لاکھوں پائے

ہم خوشحال چند کو تو اپنے نال کی پڑ رہی تھی آتے ہی تمام

چیزیں زمین میں ایک جگہہ دفن کرا دیں اور وہ جگہہ ایسی

ہموار کر دی کہ کسی کو یہہ نہ معلوم ہو کہ یہاں کچھ دبا ہوا ہے

اِدھر تو خوشحال چند اِن مصیبتوں میں پھنسا ہی ہوا تھا

اُدھر وہ حوالات والا لالہ تمکے سامنے لیجانے بھی پہنچا کہ اہلکاروں نے تو گرفتار ہے

ساتھ دغا کی ہی ہے مگر اب مجھے بھی بدلہ لینے کا بہت اچھا
موقع ہاتھ لگا ہے یہہ سوچ کر ایک انگریزی خواں کو بلایا
اور خوشحال چند کی طرف سے ایک چٹھی انگریزوں کے
لشکر کے کمانیر کے نام پر لکھوائی اور ایک آدمی کو کچھ روپے
دینے کا اقرار کر کے کہا غ اِس چٹھی کو لیجا اور دو چار سپاہیوں
کو دکھا کر کہو دیکھو خوشحال چند ساہوکار انگریزوں کو چٹھیاں
بھیجا کرتا ہے م اُس نے ویسا ہی کیا سپاہی فوراً اُس کے مکان پر جا
پہنچے اور دروازہ توڑ کر اندر چلے گئے اِتنے میں دولت رام کے
سالے نے ایک اور چٹھی اُس کے مکان میں ڈال دی خوشحال چند
پوربیوں کی شکل دیکھتے ہی ڈر گیا اور دالان میں سے باہر نکلکر
کہنے لگا غ کہو بابو کیونکر آئے ہو م اُنہوں نے فوراً اسے
پکڑ لیا اور کہا غ اَرے تو انگریزوں کو چٹھیاں بھیجتا ہے م
وہ بولا غ نہیں بابو ہرگز نہیں ہم بادشاہ کی رعیت ہیں
ہمیں انگریزوں سے کیا کام م اُس نے ہرچند اس امر سے
اِنکار کیا مگر پوربیوں نے نہ مانا اور اُسکا اسباب لوٹ لیا پھر اسے

پکڑ کر اپنے جنرل کے پاس لے گئے اور وہاں اس کے حکم سے
مارا گیا دولت رام کا سالا جو اس امر میں سپاہیوں کا شریک
بلکہ اس مقدمی کا بانی تھا بادشاہ کے بڑے خیر خواہوں میں شمار
ہونے لگا اور غدر بھر اُن کے ساتھ رہا اور نہیں کا دم بھرتا
رہا مگر انجام کار انگریزوں نے اُسے گرفتار کر کے بھانسی دیدی
اَب بریلی کا حال سُنیے خوشحال چند کے آنے کے تھوڑی
مُدت بعد وہانکا کیپو بھی بگڑ گیا اور بریلی کا ایک رئیس جسکے بزرگ پہلے
بھی وہاں کے سردار تھے اُس جگہہ کا حاکم ہوگیا فوج کے بہتیرے
آدمی اُس کے ساتھ ہو گئے اور مالداروں سے روپیے طلب
کرنے لگے مُخبروں نے لوگوں کو جُدا ستانا شروع کیا اور آپ
ہی آپ طرح طرح کے بُہتان اُٹھانے لگے ایک شخص سدا سُکھ
کے پاس آیا اور کہا غ لالہ فلانے انگریز کا بہت سا روپیہ
تُمہارے پاس جمع ہے اب تُمہاری خبر لیجائیگی م سدا سُکھ
نے کہا غ ہمارے ہاں کسی انگریز کا کچھہ روپیہ جمع نہیں
ہے جسکے من میں آوے دیکھہ لے م دوسرے روز صبح ہی سدا سُکھ

کو یہہ خبر پہنچی کہ میری گھر کے لٹنے کا حکم ہو گیا ہے یہہ سنتے
ہی اُس نے اپنا سارا مال کہیں چھپا دیا اور آپ روپوش
ہو گیا سپاہیوں نے اُس کے مکان کی تلاشی لی مگر وہاں
اُسکا پتا نہ لگا اِتنے میں کوئی اُسکا رشتہ دار بول اُٹھا غ
بابو وہ اپنے سَمدھی کے ہاں گیا ہوگا م یہہ سُنکر سپاہی
دولت رام کے پاس آئے اور کہا غ بتا تیرا سَمدھی کہاں
ہے م اُس نے کہا غ بابو میں کیا جانوں اپنے گھر ہوگا
م سپاہی بولے غ ہاں تو کہا جانے مچلائی کی باتیں کرتا
ہی م دولت رام نے ہر چند عذر کیا مگر اُنھوں نے کچھ خیال
نہ کیا اور اُس کی مُشکیں باندھ لیں چار پانچ سپاہی مکان کے
اندر گھس کر کچھ اسباب لوٹنے لگے اِتنے میں اور پوربیے باہر
سے آگئے اور دولت رام کی مشکیں بندھی ہوئی دیکھکر اپنے
دل میں سمجھے کہ یہہ شخص انگریزوں کا طرفدار ہوگا یہہ سمجھکر
دولت رام کی چھاتی میں ایک گولی ماری کہ وہ اُس کے صدمے
سے مر گیا پھر سب سپاہی وہاں سے چلے گئے ✝

تیج رام اور اُسکے رشتہ دار اُس روز صبح ہی کڑوڑی مل کو اپنے ساتھ لیکر رام گنگا نہانے چلے گئے تھے وہاں سے واپس آئے تو نہایت گھبرائے دولت رام کے لڑکے کو بہت سا پیار کیا پھر وہاں بیٹھکر حسرت و افسوس کی باتیں کرتے رہے آخر ایک جاٹ نے کہا **غ** بھائیوں جو ہوا سو ہوا یہہ تو اب مٹی ہے اِسکو تو پھونک آؤ **م** تیج رام نے اُسے رام گنگا پر لیجاکر پھکوا دیا اور کڑوڑی مل کے ہاتھ سے اُس کی کپال کریا کرائی اُس روز کسی نے کچھ نہ کھایا اور سبکو نہایت رنج رہا دوسرے روز جاٹ بولے **غ** بھائی ایک کام کرو اِس چھورا چھوری کو سدا سکھ کے گھر چھوڑ چلو اور جس طرح ہو سکے اپنے گانو کو چلے چلو نہیں تو یاد رکھنا تم بھی مارے جاؤگے **م** تیج رام نے ہرچند سدا سکھ کی تلاش کی مگر اُس کا کہیں تپا نہ مِلا آخر یہہ صلاح ٹھیری کہ دولہا دُلہن کو ساتھ لیچلنا چاہیئے اَلقصہ اُن دونو کو مینا سمیت ایک گاڑی میں بٹھادیا اور سب کے سب جاٹ بندوق تلوار لاٹھی سونٹا لے وہاں سے

چلے جب مراد آباد سے ورے نکل آئے تو انہوں نے گوجروں
کی ایک دھاڑ آتی ہوئی دیکھی تیج رام نے اپنی طرف کے
جاٹوں سے کہا غ بھائیوں تیار ہو جاؤ لٹیرے آویں ہیں
میں تمسے پہلے ہی کہوں تھا یہہ چھوراچھوری کا ٹوم چھلا ہیں
بھی مروادے گا م وہ بولے غ ارے کیوں گھبرایا جائے
ہے آنے دے پہلے ہمیں مار ڈالیں گے جب ہی چھوری کی
ٹوم کو ہاتھ لگا وینگے م جب گوجر اُن کے قریب آگئے تو
ایک جاٹ نے پکار کر اُنسے کہا غ بھئی جو لوٹنی کی بچار
کر آئے ہو تو ویسی ہی کہدو ہم بھی لڑنے مرنے کو تیار ہیں
جاٹ کے پوت ہیں جو اپنا سر دینگے تو پہلے دو چار کا کاٹ
بھی لینگے اور جو اپنے ڈگر جانا ہے تو چلے جاؤ ہم تمسے بولتے نہیں
م گوجر بولے غ ہمیں یہہ کاڑھی دیدو اور ہم کچھہ نہیں چاہتے
غ اُنکا یہہ کہنا تھا کہ جاٹوں نے بندوقوں کی ایک باڑھ
چھوڑی اور پھر تلواریں سُوت کر گوجروں کی کئی آدمی مارے
جو باقی رہے تھے وہ بھاگ گئے

اس کے بعد سب کے سب جاٹ اپنی بہادری کی تعریف کرتے
ہوئے اور گوجروں کو ہزاروں گالیاں دیتے ہوئے آگے
بڑھے کوئی کہتا تھا ع دیکھو میں نے اُس ٹھگنے کی کیسی ناڑ
کاٹی ہے م دوسرا بولا ع ارے وہ تو ایسے بھاگے جیسے بھیڑ
بھاگے ہے پیچھا پھر کر بھی تو نہیں دیکھا م اِس قسم کی باتیں
کرتے ہوئے گنگا پر پہنچے اور ایک برہمن کے مکان پر جو اُنکے
گانو کا پروہت تھا جا اُترے اُس نے اُن کی بڑی خاطر داری
کی رات بھر وہاں رہے صبح ہوتے ہی آگے بڑھے مگر چاروں
طرف دیکھتے جاتے تھے کہ ایسا نہ ہو گوجر آ جائیں

تین چار ہی کوس گئے تھے کہ انہیں ایک گانو ملا دیکھتے
کیا ہیں کہ وہاں دس بیس آدمی ایک جگہہ جمع ہیں* کوئی کہہ رہا ہے
ع ارے کیا سوچو ہو مار بھی ڈالو م کوئی کہتا ہے ع نہیں
ان کو گانو میں رکھنا چاہیئے جو اپنی پناہ میں آئے اُس پر ہاتھ
اُٹھانا اچھا نہیں م اِسی طرح کوئی کچھ کہہ رہا تھا کوئی کچھ
جاٹ یہہ باتیں سُنکر اُن کی طرف گئے اور دیکھا کہ وہاں ایک

انگریز اور ایک میم دو نونگے پانو بیٹھے ہیں اور میم کی گود میں ایک
بچہ ہے اور کئی لٹیرے اُن کے گرد کھڑے ہوئے اپنی اپنی
گفتگو کر رہے ہیں مینا انہیں دیکھکر کہنے لگی ع جانے
کس نپوتے نے اِن کو دُکھ دیا ہے ارے اِس گانو کے لوگ بڑے
نردئی ہیں چھورا تو دیکھو جیسے گلاب کا پھول ہے راجی نے اِن
کے اوپر بپتا ڈالدی م اُس کا یہہ کہنا تھا کہ میم بولی ع تمہارے
پاس بھی بابا لوگ ہے مسی بابا کو مار گئے اب اِس کو بھی مارینگے
م جاٹوں کو میم کی اِس بات پر رحم آیا اور سب کے سب آپس میں
کہنے لگے ع بھائیوں تم تو برلی سے سر بچکر چلے ہو جو ہو سکے
تو اِن کو بھی بچاؤ م یہہ سنکر تیج رام نے اُس گانو والوں سے
کہا ع ارے کیوں اِن کو ستاؤ ہو ایک تو وہ دن تھا جب
اِن کے پیادے سے بھی کانپو تھے اب جو اِن پر راجی نے
بپتا ڈالدی تو اِن کی پاس بھی تمہیں نہیں سُہاتی م یہہ سُنکر
وہ سب کے سب بول اُٹھے ع جو ایسا نو سر کا ہے تو تو ہی
کیوں نہیں لیجاتا رات دن ہمارے گانو میں ٹرک سوار

ڈولا کریں ہیں جو وہ سُن پاوینگے تو ہمیں اور اِنہیں کولھو میں پلوا
دینگے سو ہمیں کیا جو اِنکے ساتھ اپنے بال بچے مروادیں م
جاٹ بولا غ بھلا رے بھلا ہم ہی لیجائینگے دیکھ لینگے تُرک
سواروں کو م پھر اُنہوں نے انگریز سے مخاطب ہو کر کہا غ
آ صاحب ہمارے ساتھ چل ہم تجھے اپنی گاڑی میں بٹھا لینگے اور
جہاں تو کہیگا وہیں پہنچا دینگے م یہہ سُنتے ہی انگریز اور میم
اپنے بچے کو لیکر کھڑے ہو گئے اور جاٹوں کے ساتھ چلے
جب اُس گانو سے تھوڑی دور نکل گئے جاٹوں نے میم کو
جاٹنی کے کپڑے پہنائے اور انگریز اور بچے نکے کپڑے بھی بدل
دِئے پھر اُن سبکو گاڑی میں سوار کیا اور مینا گاڑی میں سے
اُترکر مردوں کے ساتھ پیدل چلنے لگی شام کو ایک گانو میں
پہنچے وہاں کوئی سرا نہ تھی اِسواسطے ایک بنئے کے مکان پر
جا اُترے ۔ اِتفاقاً اُس گانو کے کسی لڑکے نے انگریز کے بچے کو
گاڑی میں سے اُترتے ہوئے دیکھ لیا اور اپنے ماباپ سے جاکر
کہا غ بنئے کی حویلی میں ایک فرنگی کا چھورا آیا ہے م اُس کے

باپ نے اِس بات کا کچھ خیال نہ کیا اور حقہ بھرکر چوپاڑیں جا
بیٹھا وہاں طرح طرح کی گفتگو ہو رہی تھی اتنی میں ایک شخص
نے کہا ع ارے آج تو اِس بنیئے نے اپنی حویلی میں بہت
سے جاٹوں کو اُتار رکھا ہے اِن کے ساتھ فرنگی اور فرنگن بھی
ہے م اُس لڑکے کا باپ بولا ع ہمارا چھوڑا بھی کہے تھا پر ہمیں
ہمیں تو ایان نہ آیا م اِس میں اور بہت سے آدمی وہاں آگئے
اور سارے گانو میں یہہ بات مشہور ہو گئی کہ جاٹوں کے ساتھ
فرنگی ہے بہت سے میو گوجر قصاب اور جلاہے جو اُس گانوں میں
رہتے تھے بنیئے کے پاس گئے اور کہنے لگے ع ارے کیوں
شامت آئی ہے پھر اپنے گھر ہونکو بٹھا رووے گا فرنگی کو کہاں
سے لا کر تیں نے اپنے مکان میں اُتار لیا اُنکو جلدی نکال نہیں
تو مارا جائیگا م وہ کہنے لگا ع نہیں تو ہمارے گھر میں تو
جاٹ اُترے ہوئے ہیں چاہے تو تم چلکر دیکھ لو اُنہوں
نے ہماری دُکان سے سودا لیا تھا پوچھنے لگے یہاں اُترنے
کو بھی کوئی جگہہ ہے میں نے کہا ہمارے مکان میں اُترو ایک

ہوئے بڑی دیر ہوگئی تو کہنے لگے غ ارے اِن کے پاس
باروت ہو چکی اب آؤ چڑھ چلو اور ایک کُدال لیچلو اُس سے
دروازے کو توڑیں گے م یہہ کہکر وہ سب جمع ہوئے اور
دروازے پر آئے جس وقت اُنہوں نے دروازہ توڑنے کا
ارادہ کیا تیج رام گھوڑے پر چڑھ گیا اور اور جاٹوں نے
اوپر سے جلتا ہوا تیل اُن کے اوپر ڈالا کئی آدمی مر گئے اور
باقی اُلٹے بھاگے اِن کا بھاگنا تھا کہ تیج رام دروازہ کھول
کر باہر آیا اور تلوار ہلاتا ہوا تیر کی طرح نکل گیا بعض آدمیوں
نے اُس کا پیچھا کیا مگر وہ اُن کے ہاتھ نہ آیا اور میرٹھ
پہنچ گیا جاٹوں نے اُس کے نکلتے ہی پھر دروازہ بند
کر لیا تیج رام نے انگریزی چٹھی میرٹھ کے جنرل کو
دی اُس نے چٹھی دیکھتی ہی پچاس گورے تیج رام کے
ساتھ کر دیئے گانو والوں نے جس وقت گوروں کو آتے
ہوئے دیکھا گانو چھوڑ کر بھاگ گئے اور جو گوروں کے
ہاتھ آئے وہ مارے گئے تیج رام نے جا کر بنیئے کا مکان

کھلوایا انگریز میم اور بچہ تینوں جاٹوں سمیت باہر آئے
پھر سب کے سب گوروں کے ساتھ میرٹھ چلے گئے وہاں
جا کر اُس انگریز نے جاٹوں کی بڑی خاطر داری کی اور کہا
غ سنو تم لوگ ہمارے ساتھ رہو ہم سرکار سے تمکو بڑا
انعام دلواوے گا م جاٹ بولے غ صاحب اب ہم سرکار
اپنے گانوکو جاوینگے تم ہمارے نام لکھ لو اور کڑوڑی مل
کی طرف اشارہ کر کے کہا چھورے کا دادا ابھی فکر
میں بیٹھا ہوگا م آخر اس انگریز نے سب کے نام لکھ لیے اور
اُنہیں ایک سرٹفکیٹ دیا یہہ لوگ وہاں سے روانہ
ہُوئے اور جب دہلی پہنچے تو خوشحال چند کا حال سنکر
اور بھی پریشان ہوئے

تیج رام کڑوڑی مل کو اپنے گانو میں لے گیا اور جب
غدر ہو چکا اور پھر امن کی صورت نظر آئی تو تیج رام اور
اُس کے بھائیوں کو سرکار سے بہت سا انعام ملا تھوڑے
دنوں کے بعد تیج رام نے کڑوڑی مل کے دادا کا مکان

بیچکر اپنے گانو میں اُسنے ایک دُکان

کھلوا دی اور وہ بنج بیوپار

کر کے اپنا گزارہ

کرنے لگا

فقط